

Globethics Repository

The logo for Globethics, featuring the word "Globethics" in white, sans-serif font centered within a solid blue rectangular background.

Aadaab Du'aa (The rthics of Prayer to God)

This page was generated automatically upon download from the Globethics Repository. More information on Globethics see <https://www.globethics.net>. Data and content policy of Globethics Repository see <https://repository.globethics.net/pages/policy>.

Item Type	Book
Authors	al-Qodiri, Muhammad Thohir
Publisher	Minhajul Quran Press
Rights	With permission of the license/copyright holder
Download date	2026-07-11 07:19:51
Link to Item	http://hdl.handle.net/20.500.12424/184020

دعا
اور
آدابِ دعا

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز



دعا اور آدابِ دعا



www.MinhajBooks.com

منہاج القرآن پبلیکیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 042-111-140-140

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور، فون: 042-7237695

www.Minhaj.org - sales@Minhaj.org



مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَمِنْ عَجَمٍ

حکومت پنجاب کے نوٹیفکیشن نمبر ایس او (پی۔اے۔) ۱-۳-۸۰/پی آئی
وی، مؤرخہ ۳۱ جولائی ۱۹۸۳ء؛ حکومت بلوچستان کی چٹھی نمبر ۸۷-۳-۲۰ جنرل
و ایم ۴/۲-۹۷۰-۷۳، مؤرخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۸۷ء؛ حکومت شمال مغربی سرحدی صوبہ
کی چٹھی نمبر ۲۴۴۱۱-۶۷-این۔۱/۱-اے ڈی (لاہیرری)، مؤرخہ ۲۰ اگست
۱۹۸۶ء؛ اور حکومت آزاد ریاست جموں و کشمیر کی چٹھی نمبر س ت / انتظامیہ
۶۳-۸۰۶۱/۹۲، مؤرخہ ۲ جون ۱۹۹۲ء کے تحت ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی
تصنیف کردہ کتب تمام سکولز اور کالجز کی لائبریریوں کے لئے منظور شدہ ہیں۔

www.MinhajBooks.com

جملہ حقوق بحق تحریک منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	دعا اور آداب دعا
افادات	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
تحقیق و تدوین	:	کوثر رشید، نازیہ عبدالستار
نظر ثانی	:	محمد علی قادری، ضیاء نیر
زیر اہتمام	:	فریڈملٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور
اشاعت اول	:	مارچ 2008ء
تعداد	:	1,100
قیمت ایمپورٹڈ کاغذ	:	60/- روپے



نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور ریکارڈ شدہ خطبات و دروس کی کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے تحریک منہاج القرآن کے لیے وقف ہے۔
(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلی کیشنز)

fmri@research.com.pk

فہرست

صفحہ	مشمولات
۹	❁ پیش لفظ
۱۱	دُعا کا معنی و مفہوم
۱۳	دعا کی اصلاحی تعریف
۱۴	دعا کی اہمیت و فضیلت
۱۶	۱۔ دعا مانگنے کی ترغیب
۲۰	۲۔ بارگاہِ الوہیت میں دعا کی قدر و قیمت
۲۰	۳۔ دعا ہر عبادت کا مغز ہے
۲۱	۴۔ دعا قضاے حاجات کی چابی ہے
۲۳	۵۔ دعا بنیادی ضرورتوں کی کفیل ہے
۲۴	۶۔ دعا شرک سے بچاؤ کا ذریعہ ہے
۲۵	۷۔ دعا بخشش و مغفرت کا ذریعہ ہے
۲۶	شرائطِ دعا
۳۰	۱۔ دعا میں اخلاصِ نیت

صفحہ	مشمولات
۳۳	۲۔ رزقِ حلال
۳۴	۳۔ گناہوں سے توبہ کرنا
۳۶	آداب دعا
۳۶	۱۔ قبلہ رو ہو کر دعا کرنا
۳۷	۲۔ دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا
۳۷	۳۔ خشوع و خضوع کے ساتھ دعا کرنا
۳۸	۴۔ قبولیتِ دعا میں عجلت اور بے صبری نہ کرنا
۳۹	۵۔ دعا کے اوّل اور آخر میں درود شریف پڑھنا
۴۰	۶۔ دعا کا حمد و ثنا سے شروع کرنا
۴۱	۷۔ دعائیہ کلمات تین بار کہنا
۴۲	۸۔ دعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنا
۴۳	۹۔ نیک اعمال کو یار کرنا
۴۴	مقبول ترین اوقاتِ دعا
۴۵	۱۔ سحری کا وقت
۴۵	۲۔ عرفہ کا دن
۴۶	۳۔ رمضان کا مہینہ

صفحہ	مشمولات
۴۷	۴۔ جمعہ کا دن
۴۷	۵۔ سجدے کی حالت
۴۸	۶۔ اذان اور اقامت کے درمیان
۴۹	۷۔ فرض نماز کے بعد
۵۰	فرض نمازوں کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا
۵۳	فرض نمازوں کے بعد کی قرآنی دعائیں
۵۹	فرض نمازوں کے بعد کی مسنون دعائیں
۶۴	کن لوگوں کی دعا جلد قبول ہوتی ہے؟
۶۶	روزمرہ کی چند مسنون دعائیں
۷۵	سوتے وقت کی مسنون دعائیں
۷۷	جاگنے کے وقت کی مسنون دعائیں
۷۸	دعائے نور www.MinhajBooks.com
۷۹	حاصل کلام
۸۱	﴿ ماخذ و مراجع ﴾

پیش لفظ

بارگاہِ اُلُوہیت میں دُعا و التجاء کرنا اللہ ﷻ کے محبوب و مقرب بندوں کا ہمیشہ سے پسندیدہ عمل رہا ہے۔ فطرتِ انسانی کے اندر یہ امر ودیعت کیا گیا ہے کہ پریشانیوں کے ہجوم میں وہ اپنے مالکِ حقیقی کی طرف متوجہ ہو، مصائب و آلام اور تکالیف و مشکلات کے وقت وہ خالقِ حقیقی کو اپنی مدد کے لیے پکارے۔ یہی وجہ ہے کہ جب تمام ظاہری سہارے منقطع ہو جائیں، اسباب و وسائل ختم ہو جائیں اور یار و مددگار جواب دے جائیں تو بے بس و مجبور انسان کے نہاں خانہء دل سے فریاد نکلتی ہے اور اس کے ہاتھ خود بخود کسی ایسی ہستی کی طرف اُٹھ جاتے ہیں جہاں سے اسے دادرسی اور مدد و اعانت کا یقین ہوتا ہے۔

دُعا کی اہمیت و فضیلت کا اندازہ - لَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى مِنَ الدُّعَاءِ (اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا سے زیادہ کوئی چیز محترم و مکرم نہیں ہے) اور مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ لَ يَعْصِبْ عَلَيْهِ (جو شخص اللہ تعالیٰ سے (دعا) نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرماتا ہے) - جیسے ارشاداتِ نبوی سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

اس کتاب میں نہ صرف دُعا کے فضائل، شرائط، آداب اور مقبول اوقات بیان کیے گئے ہیں بلکہ ضروری حد تک قرآنی اور مسنون دُعاؤں کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے۔ یہ کتاب شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی کے افادات پر مشتمل ”حسنِ اعمال“ کا ایک حصہ ہے جسے اس کی اہمیت و ضرورت کے پیش نظر افادہ عام کے لیے الگ شائع کیا جا رہا ہے۔

یہ کتاب شیخ الاسلام کی طرف سے ایک ایسا تحفہ ہے کہ جو بھی اسے خلوص و للہیت اور طلبِ خیر کی نیت سے پڑھے گا وہ ان شاء اللہ ضرور اس سے مستفید و مستنیر ہو

گا۔ دعا ہے کہ اللہ ﷻ ہمیں ہمہ وقت اپنے حضور دست بدعا رہنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور اپنے حبیب ﷺ کے طفیل ہماری دُعاؤں کو مقام قبولیت و استجابت سے مشرف فرمائے۔
(آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

محمد افضل قادری

﴿ سینئر ریسرچ اسکالر ﴾

فریڈملٹ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ

۱۲ مارچ، ۲۰۰۸ء



www.MinhajBooks.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بندے کا اپنے اللہ ﷻ سے بہترین رابطہ دُعا ہے۔ دُعا شکستہ دلوں کا سہارا، اُمیدوں کا مرکز اور فوز و فلاح کی ضامن ہے۔ دنیا کے تمام مذاہب میں ہمیشہ سے دُعا کا تصور موجود رہا ہے۔ اسلام نے دعا کو مستقل عبادت کا درجہ دیا ہے۔ انسان کو اپنی زندگی میں بعض اوقات ایسے واقعات و حوادث پیش آتے ہیں کہ وہ ظاہری اسباب و ذرائع کی کثرت کے باوجود اپنے آپ کو بے بس اور لاچار پاتا ہے۔ اس عالمِ مجبوری میں اس کا دستِ طلب اپنے خالقِ حقیقی کے سامنے دراز ہو جاتا ہے اور اس کی زبان پر چند التجائیہ کلمات جاری ہو جاتے ہیں۔ ان التجائیہ کلمات اور مناجات کو دعا کہتے ہیں۔ اللہ ﷻ نے اُجِیْبْ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَا (۱) (میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارتا ہے) اور اِذْ دَعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (۲) (تم لوگ مجھ سے دعا کیا کرو میں ضرور قبول کروں گا) فرما کر انسان کو دعا کرنے کی ترغیب دی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے احادیثِ مبارکہ میں دُعا کی بہت زیادہ فضیلت بیان کی ہے۔ ذیل میں اس حوالے سے تفصیلات ملاحظہ فرمائیں:

دُعا کا معنی و مفہوم

لفظِ دُعا، مصدر ہے، اس کا مادہ (د۔ع۔و) اور فعل دَعَا از باب نَصَرَ ہے۔ اس کی اصل دُعَا و تَعَى، الف زائدہ کے بعد آخر کلمہ میں ہونے کی وجہ سے واؤ کو ہمزہ میں بدل دیا گیا اور دُعَاءُ بن گیا۔ لغت میں اس کے معنی بلانا، پکارنا، عبادت کرنا، مدد طلب کرنا

(۱) البقرة، ۲: ۱۸۶

(۲) غافر، ۴۰: ۶۰

اور سوال کرنا وغیرہ کے ہیں۔ (۱)

قرآن حکیم میں متعدد مقامات پر لفظ دعا مذکورہ بالا معانی میں استعمال ہوا ہے۔
چند آیات درج ذیل ہیں:

۱- وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَاِنِّي قَرِيْبٌ ط اُجِِبْ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَا فَلْيَسْتَجِيبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ۝ (۲)

”اور (اے حبیب!) جب میرے بندے آپ سے میری نسبت سوال کریں تو (بتا دیا کریں کہ) میں نزدیک ہوں، میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارتا ہے، پس انہیں چاہئے کہ میری فرمانبرداری اختیار کریں اور مجھ پر (پختہ) یقین رکھیں تاکہ وہ راہ (مراد) پا جائیں“

۲- اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَ خُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۝ (۳)

”تم اپنے رب سے گروگڑا کر اور آہستہ (دونوں طریقوں سے) دعا کیا کرو، بیشک وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا“

۳- وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ط اِنَّ اللّٰدِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنۢ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ ۝ (۴)

”اور تمہارے رب نے فرمایا ہے تم لوگ مجھ سے دعا کیا کرو میں ضرور قبول کروں گا، بیشک جو لوگ میری بندگی سے سرکشی کرتے ہیں وہ عنقریب دوزخ میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے“

(۱) ابن منظور، لسان العرب، ۱۴: ۲۵۷

(۲) البقرة، ۲: ۱۸۶

(۳) الاعراف، ۷: ۵۵

(۴) غافر، ۴۰: ۶۰

۴۔ اَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَّرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ الشُّوْءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ
الْأَرْضِ طِءَالَهُ مَعَ اللّٰهِ طَقْلِيْلًا مَّا تَدَّكَّرُوْنَ ۝ (۱)

”بلکہ وہ کون ہے جو بے قرار شخص کی دعا قبول فرماتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور فرماتا ہے اور تمہیں زمین میں (پہلے لوگوں کا) وارث و جانشین بناتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور بھی) معبود ہے؟ تم لوگ بہت ہی کم نصیحت قبول کرتے ہو“

دعا کی اصطلاحی تعریف

دعا کا اصطلاحی مفہوم واضح کرتے ہوئے امام ابن حجر عسقلانی (۷۷۳ھ۔

۸۵۴ھ) ”فتح الباری“ میں علامہ طیبی علیہ الرحمہ کا قول نقل کرتے ہیں:

هُوَ إِظْهَارُ غَايَةِ التَّدَلُّلِ وَالِإِفْتِقَارِ إِلَى اللّٰهِ وَالِاسْتِكَانَةِ لَهُ۔ (۲)

”اللہ ﷻ کی بارگاہ میں غایت درجہ تواضع، محتاجی اور عاجزی و انکساری کا اظہار کرنا دعا کہلاتا ہے۔“

صوفیاء کرام کے نزدیک دعا سے مراد درج ذیل امور ہیں:

۱۔ حیاء کی زبان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے آنے کا نام دعا ہے۔

۲۔ دعا گناہوں کو ترک کر دینے کا نام ہے۔

۳۔ دعا محبوب سے ملاقات کے لئے اشتیاق کی ترجمانی ہے۔

۴۔ دعا محبوب حقیقی سے ایک قسم کی باہمی پیغام رسانی ہے۔ جب تک یہ سلسلہ قائم

رہے، تب تک معاملہ ٹھیک رہتا ہے۔ (۳)

(۱) النمل، ۲۷: ۲۲

(۲) ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، ۱۱: ۹۵

(۳) قشیری، الرسالة القشيرية: ۲۷۰

دعا کی اہمیت و فضیلت

خوشی اور غمی کے اثرات قبول کرنا انسانی فطرت میں شامل ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ کوئی شخص خوشی کے لمحات میں خدائے عظیم کے حضور ہدیہ تشکر بجالائے یا نہ لائے لیکن غمی اور پریشانی کے عالم میں وہ اپنے پروردگار کو نہیں بھولتا۔ اس وقت اس کے نہاں خانہ دل سے فریاد نکلتی ہے، اس کے ہاتھ بے ساختہ دعا کے لئے اٹھ جاتے ہیں اور اس کا سر عجز و نیاز کی حالت میں خشوع و خضوع سے سجدے میں جھک جاتا ہے۔ اس غایت درجہ اضطرابی و بے اختیاری کی کیفیت میں اس کے ہونٹ ہلنے لگتے ہیں اور وہ گڑگڑا کر عاجزی و بے چارگی کی حالت میں اپنے پروردگار کو پکارنے لگتا ہے اور اس کے ہونٹوں پر آنے والے کلمات جو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے نکلتے ہیں دعا کا روپ دھار لیتے ہیں۔

دعا مانگنے کا عمل رقت انگیزی اور اثر آفرینی کے اعتبار سے اس قدر کیف و لذت اور سوز و ساز کا حامل ہے اور انسان اپنے آپ کو اپنے خالق مالک سے اس درجہ قریب محسوس کرتا ہے کہ بار بار مانگنا اس کو گراں نہیں گزرتا اور وہ اکتاہٹ محسوس نہیں کرتا بلکہ اس کی کیفیت و حلاوت دو چند ہو جاتی ہے۔ تجربہ اس امر پر شاہد ہے کہ محض سعی پیہم اور جدوجہد پر بھروسہ کرنا ہی کافی نہیں بلکہ کامیابی کے حصول کے لئے دعا کی ناگزیریت و اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ انسان بھرپور کاوش اور سعی و عمل کے باوصف ہر قدم پر نصرت و تائید الہی کا محتاج ہے۔ مشاہدہ بتاتا ہے کہ باوجود اپنی تمام تر عقل و دانش اور فہم و فراست کے زیرک سے زیرک انسان بھی اپنے ارادے کو عملی جامہ پہنانے میں ناکام ہو جاتا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا مشہور قول - عرفتم ربی بفسخ العزائم (میں نے اپنے پروردگار کو ارادوں کے ٹوٹنے سے پہچانا) - اسی حقیقت کا آئینہ دار ہے۔ دعا ہمارے ارادوں، آرزوؤں اور خواہشوں میں قوت و توانائی پیدا کرتی اور راہ عمل میں پیش آنے والی مشکلات اور رنج و آلام کو دور کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ دعا سے دل کو طمانیت و سکون کی دولت نصیب ہوتی ہے اور وہ بحالت دعا بندہ اپنے خالق و مالک کے انتہائی

قریب ہوتا ہے۔ اس حال میں رحمتِ ایزدی اس کے شریکِ حال ہو جاتی ہے۔ ایک سچے مومن کے لیے ضروری ہے کہ وہ تنگی اور آسانی ہر حال میں بارگاہِ صمدیت میں دستِ دعا دراز کرے۔ دنیا میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو صرف مصیبت اور پریشانی کے وقت اللہ کو یاد کرتے اور اس کی بارگاہ میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے ہیں۔ مگر جب مصیبت ٹل جاتی ہے تو دعا کا دامن چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ عمل اللہ ﷻ کو نا پسند ہے۔ قرآن حکیم ایسے لوگوں کی مذمت میں فرماتا ہے:

۱- وَإِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنبِهِ أَوْ قَاعِدًا أَوْ قَائِمًا فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهُ مَرَّكَانَ لَمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ ضُرِّ مَسَّهُ كَذَلِكِ زُيِّنَ لِلْمُؤْمِرِينَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ (۱)

”اور جب (ایسے) انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ ہمیں اپنے پہلو پر لیٹے یا بیٹھے یا کھڑے پکارتا ہے پھر جب ہم اس سے اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں تو وہ (ہمیں بھلا کر اس طرح) چل دیتا ہے گویا اس نے کسی تکلیف میں جو اسے پہنچی تھی ہمیں (کبھی) پکارا ہی نہیں تھا۔ اسی طرح حد سے بڑھنے والوں کے لئے ان کے (غلط) اعمال آراستہ کر کے دکھائے گئے ہیں جو وہ کرتے رہے تھے۔“

۲- قرآن حکیم نے ایک اور مقام پر انسان کی اس بری خصلت کو یوں بیان فرمایا:

وَ إِذَا مَسَّ الْإِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهُ مُنِيبًا إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَا حَوَّلَهُ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُو إِلَيْهِ مِنَ قَبْلُ - (۲)

”اور جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کو اسی کی طرف رجوع کرتے ہوئے پکارتا ہے پھر جب (اللہ) اُسے اپنی جانب سے کوئی نعمت بخش دیتا

(۱) یونس، ۱۰: ۱۲

(۲) الزمر، ۳۹: ۸

ہے تو وہ اُس (تکلیف) کو بھول جاتا ہے جس کے لئے وہ پہلے دعا کیا کرتا تھا۔“

۱۔ دعا مانگنے کی ترغیب

دعا اپنے دامن میں اس قدر خوبیاں اور فوائد سمیٹے ہوئے ہے کہ دنیا میں شاید ہی کوئی مذہب ایسا ہو جس نے دعا کی ترغیب نہ دی ہو۔ دعاء مانگنا دراصل بارگاہ الہیہ میں اپنی عبودیت و مسکنت، عجز و نیاز، فقر و احتیاج کا اظہار اور اس امر کا اعلان ہے کہ دعا مانگنے والا اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا محتاج سمجھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں مختلف طریقوں سے دعا کی تلقین و ترغیب فرمائی ہے اور اسے قبول کرنے کا حتمی وعدہ بھی فرمایا ہے۔ اس حوالے سے چند آیات کریمہ درج ذیل ہیں:

۱۔ وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا

دَعَانِ لَا قَلِيلٌ مِّنْ دَعْوَاتِهِمْ يَأْتِيَنِي وَيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ﴿١﴾

”اور (اے حبیب!) جب میرے بندے آپ سے میری نسبت سوال کریں تو (بتا دیا کریں کہ) میں نزدیک ہوں، میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارتا ہے، پس انہیں چاہئے کہ میری فرمانبرداری اختیار کریں اور مجھ پر پختہ یقین رکھیں تاکہ وہ راہ (مراد) پا جائیں۔“

۲۔ وَلَا تَفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ

رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٢﴾

”اور زمین میں اس کے سنور جانے (یعنی ملک کا ماحول حیات درست ہو جانے) کے بعد فساد انگیزی نہ کرو اور (اس کے عذاب سے) ڈرتے ہوئے اور (اس کی رحمت کی) امید رکھتے ہوئے اس سے دعا کرتے رہا کرو، بیشک

(۱) البقرہ، ۲: ۱۸۶

(۲) الاعراف ۷: ۵۶

اللہ کی رحمت احسان شعار لوگوں (یعنی نیکوکاروں) کے قریب ہوتی ہے ۰“

۳۔ وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ ط إِنَّ اللَّهَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ۰^(۱)

”اور تمہارے رب نے فرمایا ہے تم لوگ مجھ سے دعا کیا کرو میں ضرور قبول کروں گا، بیشک جو لوگ میری بندگی سے سرکشی کرتے ہیں وہ عنقریب دوزخ میں ذلیل ہو کر داخل ہوں گے ۰“

۴۔ أَمَنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ط أَلَا مَعَ اللَّهِ قَلِيلًا مَّا تَدَّكَّرُونَ ۰^(۲)

”بلکہ وہ کون ہے جو بے قرار شخص کی دعا قبول فرماتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور فرماتا ہے اور تمہیں زمین میں (پہلے لوگوں کا) وارث و جانشین بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور بھی) معبود ہے؟ تم لوگ بہت ہی کم نصیحت قبول کرتے ہو ۰“

مذکورہ بالا آیات کریمہ کی تائید میں احادیث مبارکہ میں بھی کثرت سے دعا کی اہمیت و فضیلت بیان ہوئی ہے اور اللہ ﷻ سے دعا مانگنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

۱۔ حضرت عبداللہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

سَلُّوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ أَنْ يُسْأَلَ، وَأَفْضَلُ الْعِبَادَةِ أَنْتَظَارُ الْفَرَجِ۔^(۳)

(۱) المؤمن، ۴۰: ۶۰

(۲) النمل، ۲۴: ۲۲

(۳) ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب الدعوت، باب فی انتظار الفرج وغیر

ذلك، ۵: ۵۳۲، رقم: ۳۵۷۱

”اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو! بیشک اللہ تعالیٰ کو پسند ہے کہ اس سے مانگا جائے اور بہترین عبادت (صبر کے ساتھ) فراخی کا انتظار ہے۔“

۲۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَا عِبَادِي! لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجَنَّتُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدًا فَسَأَلُونِي. فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِمَّا عِنْدِي إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمَخِيطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ. (۱)

”اے میرے بندو! اگر تمہارے اول اور آخر اور تمہارے انسان اور جن کسی ایک جگہ کھڑے ہو کر مجھ سے سوال کریں اور میں ہر انسان کا سوال پورا کر دوں تو جو کچھ میرے پاس ہے اس سے صرف اتنا کم ہوگا جس طرح سوئی کو سمندر میں ڈال کر (نکالنے سے) اس میں کمی ہوتی ہے۔“

۳۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكَرْبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ. (۲)

”جسے پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ مشکلات اور تکالیف کے وقت اس کی دعا قبول کرے، وہ خوش حالی کے اوقات میں زیادہ سے زیادہ دعا کیا کرے۔“

۴۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں دستِ طلب دراز

(۱) مسلم، الصحيح، کتاب البر و الصلة و الأدب، باب تحريم الظلم، ۴:

۱۹۹۲، رقم: ۲۵۷۷

(۲) ترمذی، السنن، أبواب الدعوات، باب ماجاء أن دعوة المسلم مستجاب،

۴: ۳۲۲، رقم: ۳۳۸۲

نہ کرنے والے کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا

مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُغْضَبْ عَلَيْهِ. (۱)

”جو شخص اللہ تعالیٰ سے (دعا) نہیں مانگتا اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرماتا ہے۔“

امام قشیری علیہ الرحمہ (۳۷۶-۴۶۵ھ) حضرت سہل بن عبد اللہ علیہ الرحمہ کا فرمان نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کر کے فرمایا: مجھ سے باتیں کرو۔ اگر یہ نہ کر سکو تو میری طرف دیکھو۔ اگر یہ بھی نہ کر سکو تو میری بات کو سنو۔ اگر یہ بھی نہ کر سکو۔ تو میرے دروازے پر رہو اور اگر یہ بھی نہ کر سکو تو میرے پاس اپنی ضرورتوں کو لاؤ۔ (۲)

حضور سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ ’فتوح الغیب‘ میں دعا کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

”اے بندہ مومن! یہ نہ کہہ کہ میں اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کروں گا کیونکہ جو میری قسمت میں ہے چاہے مانگوں یا نہ مانگوں وہ مجھے مل جائے گا۔ بلکہ اے بندے! دنیا و آخرت کی ہر وہ بہتر چیز جس کی تجھے حاجت ہے بشرطیکہ وہ حرام یا فساد کا سبب نہ ہو، اللہ تعالیٰ سے طلب کر۔ یہ نہ کہہ کہ میں اس سے سوال کرتا ہوں اور میرا سوال شرف قبولیت حاصل نہیں کرتا۔ اس لیے میں اس سے سوال نہیں کرتا۔ اے بندہ خدا! ہمیشہ تو اپنے رب سے مانگتا رہ۔ وہ چیز جس کا تو سوال کرتا ہے۔ اگر تیری قسمت میں ہے تو تیری دعا کے بعد تجھے عطا کر دی جائے گی۔ اس وقت یہ عطا تیری توحید میں استقامت پیدا کرے گی اور مخلوق سے بے نیازی، ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور اسی کی ذات پاک تمام

(۱) ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب الدعوات، باب: منہ (۲)، ۵: ۴۵۶، رقم:

(۲) قشیری، الرسالة القشیریة: ۲۶۴

حاجات کی روائی کا باعث بن کر ایمان و یقین میں اضافہ کرے گی۔ اگر وہ چیز تیری قسمت میں نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے تجھے بے نیازی اور حالت فقر میں رضا مندی کی عظیم دولت عطا کرے گا۔ اگر محتاجی اور بیماری ہے تو تجھے اس میں راضی کرے گا اور اگر تو مقروض ہے تو قرض خواہ کو سختی سے نرمی اختیار کرنے یا تیری سہولت تک تاخیر کرنے یا معاف کرنے یا کم کر دینے پر مائل کر دے گا۔ ہاں یہ بھی ہو سکتا ہے۔ اگر وہ قرض دنیا میں نہ دیا تو آخرت میں عظیم ثواب عطا فرمائے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کریم ہے، بے نیاز اور رحیم ہے اپنے بندہ سائل کو ناامید نہیں کرتا۔ اس کا فائدہ انسان کو ضرور پہنچتا ہے، دنیا میں ملے چاہے آخرت میں۔^(۱)

۲۔ بارگاہِ اُلوہیت میں دعا کی قدر و قیمت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى مِنَ الدُّعَاءِ۔^(۲)

”اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا سے زیادہ کوئی چیز محترم و مکرم نہیں ہے۔“

۳۔ دعا ہر عبادت کا مغز ہے

دعا خواہ طلبِ مغفرت و بخشش کے لئے ہو یا کسی حاجت روائی اور ضرورت کو

پورا کرنے کے ہو وہ بہر صورت عبادت ہے۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۱) عبد القادر جیلانی، فتوح الغیب: ۸۸، ۸۹

(۲) ۱- ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب الدعوات، باب ما جاء فی فضل

الدعاء، ۵: ۳۸۵، رقم: ۳۳۷۰

۲- ابن حبان، الصحیح، ۳: ۱۵۱، رقم: ۸۷۰

الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ - (۱)

”دعا عبادت ہے۔“

دعا نہ صرف خود عبادت ہے بلکہ ہر عبادت کا خلاصہ اور مغز ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الدُّعَاءُ مُنْخِ الْعِبَادَةِ - (۲)

”دعا عبادت کا مغز ہے۔“

۳۔ دعا قضاے حاجات کی چابی ہے

دعا قضاے حاجات کی چابی، فاقہ کشوں کے لئے سامانِ راحت، مجبوروں کے لئے جائے پناہ اور حاجت مندوں کے لئے آرام کا سبب ہے۔ ایک مشہور مقولہ ہے:

الدُّعَاءُ مِفْتَاحُ الْحَاجَةِ، وَأَسْنَانُهُ لِقَمِ الْحَلَالِ - (۳)

”دعا حاجت کی کنجی ہے اور اس کے دندانے حلال کے لقمے ہیں۔“

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا يَرُدُّ الْقَضَاءُ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمْرِ إِلَّا الْبِرُّ - (۴)

(۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحيح، أبواب تفسير القرآن، باب ومن سورة البقره، ۸۰: ۵، رقم: ۲۹۶۹

۲۔ أبوداود، السنن، كتاب الصلاة، باب الدعاء، ۵۵۰: ۱، رقم: ۱۴۷۹

(۲) ترمذی، الجامع الصحيح، أبواب الدعوات، باب ماجاء فى فضل الدعاء، ۵: ۳۸۶، رقم: ۳۳۷۱

(۳) قشيري، الرسالة القشيرية: ۲۶۷

(۴) ترمذی، الجامع الصحيح، أبواب القدر، باب ماجاء لا يَرُدُّ الْقَضَاءُ إِلَّا الدُّعَاءُ، ۱۸: ۳، رقم: ۲۱۳۹

”تقدیر کو دعا ہی بدل سکتی ہے اور نیکی ہی سے عمر بڑھتی ہے۔“

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”زمین پر رہائش پذیر کوئی مسلمان جب دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور وہ چیز عطا فرماتا ہے یا اس سے اس کی مثل برائی دور کر دیتا ہے۔ جب تک گناہ یا قطع رحم (رشتہ داری ختم کرنے) کی دعا نہ کی ہو۔ ایک شخص نے عرض کیا (یا رسول اللہ) اب تو ہم بہت مانگیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ عطا فرمانے والا ہے۔“ (۱)

امام قشیری علیہ الرحمۃ (۳۷۶-۳۶۵ھ) حضرت عبد اللہ علیہ الرحمۃ کا قول نقل کرتے ہیں: ”ایک بار میں حضرت جنید علیہ الرحمۃ کے پاس تھا کہ ایک عورت نے آ کر عرض کیا: میرا بیٹا گم ہو گیا ہے۔ آپ دعا فرمائیں۔ آپ علیہ الرحمۃ نے فرمایا: جاؤ صبر کرو، وہ چلی گئی اور اگلے دن اپنے مطلب کو دوبارہ بیان کیا۔ حضرت جنید علیہ الرحمۃ نے پھر وہی جواب دیا کہ جاؤ صبر کرو۔ عورت چلی گئی مگر پھر واپس آ گئی۔ اس طرح اس نے کئی بار کیا اور حضرت جنید علیہ الرحمۃ نے ہر بار یہی کہا کہ صبر کرو۔ آخر کار اس نے کہا: اب میرے صبر کا پیمانہ چھلک چکا ہے اور مزید صبر کی طاقت نہیں ہے۔ لہذا میرے لیے دعا فرما دیں۔ حضرت جنید علیہ الرحمۃ نے فرمایا: اگر معاملہ ایسا ہی ہے تو جاؤ تمہارا بیٹا واپس آ چکا ہے۔ وہ گئی تو اس کا بیٹا آ چکا تھا۔ پھر وہ شکر یہ ادا کرنے کے لئے حضرت جنید علیہ الرحمۃ کے پاس آئی۔ دریافت کیا گیا کہ آپ علیہ الرحمۃ نے کیسے معلوم کر لیا۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَ يُكَشِفُ السُّوءَ وَ يُجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ - (۲)

”بلکہ وہ کون ہے جو بے قرار شخص کی دعا قبول فرماتا ہے جب وہ اسے پکارے

(۱) ترمذی الجامع الصحیح، أبواب الدعوات، باب فی انتظار الفرج وغیر

ذلك، ۵: ۵۳۳، ۵۳۴، رقم: ۳۵۷۳

(۲) النمل، ۲۷: ۶۲

اور تکلیف دور فرماتا ہے اور تمہیں زمین میں (پہلے لوگوں کا) وارث و جانشین بناتا ہے۔“ (۱)

۵۔ دعا بنیادی ضرورتوں کی کفیل ہے

انسانی معاشرے میں بہت کم لوگ اتنے مضبوط اعصاب کے مالک ہوں گے جو زندگی کی مشکلات جھیلنے کے اکیلے ہی متحمل ہو سکیں۔ بعض اوقات پریشانیاں اس قدر داخلی اور شخصی نوعیت کی ہوتی ہیں کہ انسان ان کا ذکر اپنے کسی عزیز ترین دوست اور رشتہ دار سے کرتے ہوئے بھی جھجکتا ہے۔ دعا غموں اور پریشانیوں کے اس بوجھ کو کم کرنے کا بہترین اور آسان ذریعہ ہے۔ یہ ہماری بنیادی ضرورتوں کی کفیل بن کر ہمیں احساسِ تنہائی سے نکالتی ہے۔ یہ امر مشاہدہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی وجہ سے اعصابی تناؤ کا شکار ہو یا کسی روحانی کرب میں مبتلا ہو تو ماہر نفسیات اسے ان تکالیف و مشکلات کو کسی اپنے کے سامنے بیان کرنے کا مشورہ دے گا۔ اس کا مقصد اس شخص کے دل و دماغ پر موجود بوجھ کو ہلکا کرنا ہوتا ہے۔ دعا میں بھی انسان اپنے مالکِ حقیقی کے سامنے جو دلوں کے بھید بھی جانتا ہے اپنی مشکلات کا ذکر کرتا ہے۔ اس عمل سے اسے ذہنی آسودگی نصیب ہوتی ہے اور دل سے بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے بھی اس امر کی تلقین فرمائی ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی حاجت کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کا دروازہ کھٹکھٹایا جائے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سَلُوا اللَّهَ مَا بَدَا لَكُمْ مِنْ حَوَائِجِكُمْ حَتَّى تَشِيعَ النَّعْلُ فَإِنَّهُ إِنْ لَمْ يُبَسِّرْهُ لَمْ يَتَبَسَّرْ۔ (۲)

”اپنی ضروریات میں سے جو بھی مانگنا چاہتے ہو اللہ سے مانگو یہاں تک کہ اپنے

(۱) قشیری، الرسالة القشيرية: ۲۶۴

(۲) بیہقی، شعب الإيمان، ۲: ۴۱، رقم: ۱۱۱۸

جو تے کا تمہ بھی (اسی سے مانگو) کیونکہ اگر اس کی (عطا کرنے میں) رضا نہ ہو تو وہ (جو تے کا تمہ) بھی میسر نہ ہو۔“

حضرت بکر بن عبد اللہ المزنی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے:

سَلُّوا اللَّهَ حَوَائِجِكُمْ حَتَّى الْمَلْحِ - (۱)

”اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجات کا سوال کرو خواہ وہ نمک ہی کیوں نہ ہو۔“

۶۔ دعا شرک سے بچاؤ کا ذریعہ ہے

امام بخاری علیہ الرحمۃ ”الأدب المفرد“ میں حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں: ”میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! شرک کا حصہ تم لوگوں میں چھوٹی کی چال سے بھی خفیف تر ہوتا ہے۔ اس پر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنے کے علاوہ اور بھی کسی صورت میں شرک ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ شرک کا حصہ چھوٹی کی چال سے بھی خفیف تر ہوتا ہے۔ کیا تمہیں وہ دعا نہ بتا دوں کہ اگر وہ اپنا معمول بنا لیا کرو تو شرک کا قلیل و کثیر سب تم سے دفع ہو جائے، فرمایا:

قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَشْرَكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ۔ (۲)

”کہو اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ میں جان بوجھ کر

(۱) بیہقی، شعب الإيمان، ۲: ۴۲، رقم: ۱۱۲۰

(۲) بخاری، الأدب المفرد: ۱۸۶

تیرے ساتھ کسی کو شریک کروں اور جو میں نہیں جانتا ہوں اس کے لئے تجھ سے
مغفرت کا طالب ہوں۔“

۷۔ دعا بخشش و مغفرت کا ذریعہ ہے

دعا لمحہ بہ لمحہ ہماری زندگی کی ساتھی اور انیس جاں ہے۔ دعا نہ صرف زندگی میں
قدم قدم پر ہمارا سہارا بنتی ہے بلکہ عالم برزخ میں بھی ہماری ترقی مدارج کا باعث بنے گی۔

امام ترمذی علیہ الرحمۃ (۲۱۰-۲۷۹ھ) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی
حدیثِ قدسی نقل کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلَى مَا كَانَ
فِيكَ وَلَا أُبَالِي. يَا ابْنَ آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ
اسْتَغْفَرْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ وَلَا أُبَالِي. يَا ابْنَ آدَمَ إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي
بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقَيْتَنِي لَا تَشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَنْتُكَ
بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً. (۱)

”اے ابن آدم! جب تک تو مجھ سے دعا کرتا رہے گا اور امید رکھے گا جو کچھ
بھی تو کرتا رہے میں تجھے بخشتا رہوں گا اور مجھے کوئی پروا نہیں۔ اے ابن آدم!
اگر تیرے گناہ آسمان کے بادلوں تک پہنچ جائیں پھر بھی تو بخشش مانگے تو میں
بخش دوں گا مجھے کوئی پروا نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تو زمین بھر کے برابر گناہ
بھی لے کر میرے پاس آئے پھر مجھے اس حالت میں ملے کہ تو نے میرے
ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو یقیناً میں زمین بھر کے برابر تجھے بخشش عطا
کروں گا۔“

(۱) ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب الدعوات، باب فی فضل التوبۃ
والاستغفار، ۵: ۵۰۹، رقم: ۳۵۳۰

امام مسلم علیہ الرحمہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی دعائے مغفرت کے متعلق حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے ایک روایت نقل کرتے ہیں: ”حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس جب اہل یمن میں سے کوئی مکہ آتی تو وہ ان سے سوال کرتے۔ کیا تم میں کوئی اویس بن عامر ہے۔ حتیٰ کہ ایک دن حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ ان کے پاس آگئے، حضرت عمر نے کہا: کیا آپ اویس بن عامر ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں! فرمایا۔ کیا آپ قبیلہ مراد سے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے کہا کیا آپ قرن سے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں! آپ رضی اللہ عنہ نے کہا کیا آپ کو برص کی بیماری تھی؟ اور ایک درہم کے برابر داغ رہ گیا ہے۔ اور باقی داغ ختم ہو گئے ہیں انہوں نے کہا ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے کہ اہل یمن کی امداد کے ساتھ تمہارے پاس قبیلہ مراد سے قرن کا ایک شخص آئے گا۔ جن کا نام اویس بن عامر ہوگا، ان کو برص کی بیماری تھی اور ایک درہم کی مقدار کے علاوہ باقی ٹھیک ہو چکی ہوگی۔ قرن میں ان کی والدہ ہیں جن کے ساتھ وہ نیکی کرتے ہیں اگر وہ کسی چیز پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ اس کو ضرور پورا کرے گا۔ اگر تم سے ہو سکے تو تم ان سے مغفرت کی دعا کروانا، سواب آپ میرے لیے مغفرت کی دعا کیجئے۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے استغفار کیا۔“^(۱)

ذکورہ بالا آیات کریمہ اور احادیث مبارکہ سے دعا کی اہمیت و فضیلت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ انسان لاکھ عبادت و ریاضت کر لے معلوم نہیں کہ وہ شرف قبولیت پا سکے گی یا نہیں، لیکن اگر وہ عبادت کے ساتھ اللہ کے حضور گڑ گڑا کر دعائیں بھی کرے تو اللہ ﷻ مانگنے والوں کو محبوب رکھتا ہے، وہ اس کی بخشش کا سامان پیدا فرما دیتا ہے۔

شرائط دعا

اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں دستِ سوال دراز کرنے والے بندے کی دعا کو ضرور سنتا

(۱) مسلم، الجامع الصحیح، کتاب فضائل الصحابة باب من فضائل اویس

قرنی رضی اللہ عنہ، ۴: ۱۹۶۸ء رقم: ۲۵۴۲

اور قبول فرماتا ہے، بلکہ اس رحیم و کریم ذات نے اپنے بندوں کی دعا قبول کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ إِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ - (۱)

”اور (اے حبیب!) جب میرے بندے آپ سے میری نسبت سوال کریں تو (بتا دیا کریں کہ) میں نزدیک ہوں، میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب بھی وہ مجھے پکارتا ہے۔“

ایک سچے مسلمان کی حیثیت سے ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کی خلاف ورزی نہیں فرماتا۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے وعدے میں سچا ہے تو پھر بسا اوقات دعا قبول کیوں نہیں ہوتی؟ دعا کی بظاہر عدم قبولیت پر غور و خوض سے واضح ہوتا ہے کہ انسان کی بعض دعائیں کسی نہ کسی حکمت کی بناء پر قبول نہیں ہوتیں۔ اللہ تعالیٰ کسی حکمت کی وجہ سے اپنے بندے کی کوئی ایسی دعا قبول نہیں فرماتا جس کے نتیجے میں اسے شرمندگی یا مصیبت کا سامنا کرنا پڑے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندے سے محبت و رحمت کی نشانی ہے۔

حضور سیدنا غوث الاعظم عبد القادر جیلانی علیہ الرحمہ (۴۷۰-۵۶۱ھ) ”فتوح

الغیب“ میں فرماتے ہیں: ”تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ قبولیتِ دعا کی تاخیر کی وجہ سے اپنے رب سے اظہارِ ناراضگی کرتے ہوئے کہتے ہو کہ مخلوق سے سوال کرنا تو ہم پر حرام کر دیا گیا ہے اور خدا سے سوال کرنا فرض قرار دیا گیا۔ لیکن جب ہم اُس سے دعا کرتے ہیں تو وہ قبول نہیں فرماتا۔ اس بارے میں تم سے پوچھا جاتا ہے کہ کیا تم آزاد ہو یا غلام ہو؟ اگر تم خود کو آزاد بتاتے ہو تو کافر ہو اور اگر غلام کہتے ہو تو تم سے کہا جاتا ہے کہ تم قبولیتِ دعا کی تاخیر پر اپنے آپ کا پر کیوں تہمت لگاتے ہو۔ اور جو اپنی مخلوق کے تمام احوال سے باخبر

ہے اس کی رحمت و حکمت میں جو تمہارے اور مخلوق کے لئے عام ہے مشکوک کیوں ہو؟،^(۱)

اور اگر تم خدا پر الزام نہ لگاتے ہوئے تاخیر دعا کے سلسلے میں اس کی حکمت و مصلحت اور ارادے کا اعتراف و اقرار کرتے ہو تو تم پر خدا کی شکر گذاری واجب ہے۔ اس لئے کہ اس نے تمہارے لئے صالح اور بہتر شے کو اختیار کر کے اس میں سے فساد کو دور کر دیا۔ لہذا اگر ایسی شکل میں بھی تم اس کو مورد الزام ٹھہراتے ہو تو اپنے اس اتہام کی وجہ سے تم کافر ہو۔ اس لئے کہ تم اس کی جانب ظلم کو منسوب کر رہے ہو۔ جب کہ نہ تو وہ اپنے بندوں پر ظلم کرتا ہے اور نہ ظلم کو پسند فرماتا ہے۔ اور کسی پر اس کا ظلم کرنا اس وجہ سے بھی محال ہے کہ وہ مالک ہے اور جو کسی شے کا مالک ہوتا ہے اس کے نام کے ساتھ ظلم کا اطلاق نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے کہ ظالم اس کو کہتے ہیں کہ جو بلا اجازت کسی کی ملکیت میں تصرف کرتا ہو۔ لہذا تمہارے لئے خدا تعالیٰ کے فعل میں ناراضگی کا راستہ مسدود کر دیا گیا ہے۔ گویا کہ یہ شے ظاہری اعتبار سے تمہاری طبیعت نفسانی خواہشات کے خلاف ہے۔ اس کے باوجود تمہارے لئے صبر و شکر اور مواقف ضروری ہے۔ اور تمہیں اظہار ناراضگی، بہتان طرازی اور رعوتِ نفس پر قیام کو ترک کر دینا چاہیے۔ اور وہ خواہشات جو تمہیں خدا کی راہ سے گمراہ کرنے والی ہیں ان سے بھی گریز کرنا چاہیے۔ اور ہمیشہ صدق دلی و التجا کے ساتھ دعاؤں میں مشغول رہتے ہوئے اپنے رب سے حسن ظن کے ساتھ کشادگی اور اس کے وعدہ کی صداقت کا انتظار کرتے رہو۔ اور اس سے شرم و غیرت کے ساتھ اس کے احکام کی موافقت اور اس کی وحدانیت کا تحفظ کرتے رہو اور تعمیل احکام میں عجلت سے کام لیتے ہوئے قضا و قدر کے نزول کے وقت مردہ بن جاؤ۔ اور اگر تم خدا پر بہتان طرازی اور بدظنی کو جزو لازم تصور کرتے ہو تو اس کا محرک صرف تمہارا نفس ہے۔ جو خدا کی نافرمانی اور برائیوں کا حکم دینے والا ہے اس لئے بہتان اور اتہام کا خدا کے بجائے وہ خود مستحق ہے۔ لہذا خدا تعالیٰ کے بجائے اپنے ہی نفس کی طرف ظلم کو منسوب کرنا زیادہ

(۱) عبد القادر جیلانی، فتوح الغیب: ۸۷

مناسب ہے۔ اس لئے تمہارا فرض ہے کہ نفس کی موافقت و محبت اور اس کی رضا مندی اور اس کی بات تسلیم کرنے سے گریزاں رہو۔ کیونکہ وہ خدا اور تمہارا دونوں کا دشمن ہے اور جو خدا کا اور تمہارا دشمن ہوگا وہ شیطان لعین کا دوست، اس کا جاسوس اور جانشین ہوگا۔ خدا تعالیٰ سے خائف رہو۔ خائف رہو۔ خائف رہو۔ خائف رہو۔ پرہیز کرتے رہو۔ پرہیز کرتے رہو۔ نجات حاصل کرو اور تمہیں چاہیے کہ ظلم و اتہام کو اپنے نفس کی جانب منسوب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان یاد رکھو:

مَا يَفْعَلُ اللَّهُ بِعَدَابِكُمْ إِنْ شَكَرْتُمْ وَآمَنْتُمْ وَكَانَ اللَّهُ شَاكِرًا عَلِيمًا ۝ (۱)

”اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم شکر گزار بن جاؤ اور ایمان لے آؤ، اور اللہ (ہر حق کا) قدر شناس ہے (ہر عمل کا) خوب جاننے والا ہے“

ان کے علاوہ اور بہت سی آیات و احادیث موجود ہیں لہذا تمہیں چاہیے کہ اپنے نفس کے دشمن بن کر ہمیشہ اس سے جھگڑا کرتے رہو اور سپاہی بن کر تلوار لئے ہوئے اس سے جنگ کرو۔ کیونکہ یہی خدا کے دشمنوں میں سب سے بڑا دشمن ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام سے فرمایا:

”اے داؤد! خواہشاتِ نفس کو ترک کر دو۔ کیونکہ اس سے بڑھ کر مجھ سے جھگڑا کرنے والا اور کوئی نہیں ہے۔“ (۲)

احادیثِ مبارکہ میں قبولیتِ دعا کی کچھ شرائط بیان ہوئی ہیں مثلاً حرام کھانے پینے سے بچنا، غفلت اور سستی کا مظاہرہ نہ کرنا اور جلد بازی سے گریز کرنا وغیرہ۔ اس کے علاوہ چند اہم شرائطِ احادیث کی روشنی میں درج ذیل ہیں:

(۱) النساء، ۴: ۱۴۷

(۲) عبد القادر جیلانی، فتوح الغیب: ۸۸

۱۔ دعا میں اخلاص نیت

رحمت الہیہ پر ایمانِ کامل اور اخلاص کے ساتھ دستِ دعا دراز کرنا قبولیتِ دعا کی اولین شرط ہے۔ جس طرح دیگر عبادات میں اخلاص ضروری ہے اسی طرح دعا کی قبولیت کا انحصار بھی اخلاص پر ہے۔ اس سلسلہ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَمَا أُمْرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ لَا حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا
الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَ ذَلِكَ دِينُ الْقِيَمَةِ ۝ (۱)

”حالانکہ انہیں فقط یہی حکم دیا گیا تھا کہ صرف اسی کے لئے اپنے دین کو خالص کرتے ہوئے اللہ کی عبادت کریں، (ہر باطل سے جدا ہو کر) حق کی طرف یکسوئی پیدا کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیا کریں اور یہی سیدھا اور مضبوط دین ہے“ ۝

دعا کی قبولیت کے باب میں خدائے رحمان کی رحمت پر ایمان اور یقین ضروری ہے جس قدر اس کی رحمتِ عامہ پر ایمان اور ایقانِ راسخ ہوگا اسی قدر دعا جلد قبول ہوگی۔ قرآن حکیم نے بھی قبول دعا کے لئے اخلاص کا ہونا ضروری قرار دیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

هُوَ الْحَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَادْعُوهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ - (۲)

”وہی زندہ ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، پس تم اس کی عبادت اُس کے لئے طاعت و بندگی کو خالص رکھتے ہوئے کیا کرو۔“

کتبِ سماویہ کے مطالعہ سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ رحمتِ حق کا دریا ہر

(۱) البینة، ۹۸: ۵

(۲) المؤمن، ۴۰: ۶۵

اس شخص کے لئے موزن ہے جو اس کا متلاشی اور پیاسا ہو۔ قدرت خود مانگنے کے طریقے سکھاتی ہے اور صرف طریقے ہی نہیں بلکہ دعا کے الفاظ بھی عطا فرماتی ہے۔ جب ابو البشر حضرت آدم علیہ السلام سے جنت میں بھول ہو گئی تو روئے زمین پر اترنے کے بعد بے بسی کے عالم میں ان کی نگاہیں رحمتِ خداوندی کی طرف اٹھی۔ نگاہ کے اٹھنے کی دیر تھی کہ رحمتِ الہی نے آگے بڑھ کر دست گیری کی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے کلماتِ مغفرت سیکھنے کی طلب کی تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے ساتھ ان کی طرف متوجہ ہوا:

فَتَلَقَىٰ آدَمَ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۗ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۝ (۱)

”پھر آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے (عاجزی اور معافی کے) چند کلمات سیکھ لئے پس اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی، بیشک وہی بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔“

تجربہ شاہد ہے کہ بے توجہی سے جو کام کیا جائے وہ کبھی پایہ تکمیل کو نہیں پہنچتا۔ اس لئے دعا میں بھی توجہ اور شوق کا ہونا از بس ضروری ہے۔ اس کی تائید درج ذیل حدیث مبارکہ سے ہوتی ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَدْعُوا اللَّهَ وَأَنْتُمْ مُوقِفُونَ بِالْإِجَابَةِ، وَأَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ مَنْ قَلَبَ غَافِلٌ لَاهٍ۔ (۲)

”اللہ تعالیٰ سے قبولیت کے یقین کے ساتھ مانگا کرو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ

(۱) البقرہ، ۲: ۳۷

(۲) ۱- ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب الدعوات، باب جامع الدعوات عن

النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۵: ۲۶۵، رقم: ۳۴۷۹

۲- أحمد بن حنبل، المسند، ۲: ۱۷۸، رقم: ۶۶۵۵

غافل دل سے دعا قبول نہیں فرماتا۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ کسی ریاکار اور دل لگی کرنے والے کی دعا قبول نہیں فرماتا بلکہ اس دعا کو قبول کرتا ہے جو سائل کے دل سے نکلے۔“ (۱)

لہذا بندے کے لئے ضروری ہے کہ وہ رحمت الہیہ سے کبھی مایوس نہ ہو۔ جب پر امید ہو کر خالصۃً اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر دعا کی جائے گی تو قبول ہوگی۔

امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ اس حوالے سے ایک روایت نقل کرتے ہیں: ”حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو گڑگڑا کر دعا کر رہا تھا۔ یہ دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یا الہی! اگر تیرے اس بندے کی حاجت میرے پاس ہوتی تو میں پوری کر دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی۔ اے موسیٰ! میں تم سے زیادہ اس پر رحم کرنے والا ہوں مگر وہ پکارتا مجھے ہے اور اس کا دل اپنی بکریوں میں اٹکا ہوا ہے۔ میں کسی ایسے بندے کی دعا قبول نہیں کرتا جس کا دل میرے سوا کسی اور کے پاس ہو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ بات اس شخص سے کہہ دی۔ پھر اس نے خالص اللہ کی طرف متوجہ ہو کر دل سے دعا کی تو اس کی دعا قبول ہوئی۔“

امام قشیری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روایت میں ہے کہ کسی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا: ”کیا بات ہے کہ ہم دعا مانگتے ہیں مگر ہماری دعا قبول نہیں ہوتی؟“ انہوں نے فرمایا: ”اس لئے کہ تم ایسے خدا کو پکارتے ہو جسے تم پہچانتے ہی نہیں۔“ (۲)

(۱) ۱۔ بخاری، الأدب المفرد، ۲: ۶۵

۲۔ ابن مبارک، الزهد: ۸۳

(۲) قشیری، الرسالة القشيرية: ۲۶۷

۲۔ رزقِ حلال

قبولیتِ دعا کے لئے رزقِ حلال شرط ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَلَا تَطْعَمُوا فِيهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِي ۚ
وَمَنْ يَسْحَلْ عَلَيْهِ غَضَبِي فَقَدْ هَوَىٰ ۝ (۱)

” (اور تم سے فرمایا) ان پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ جن کی ہم نے تمہیں روزی دی ہے اور اس میں حد سے نہ بڑھو ورنہ تم پر میرا غضب واجب ہو جائے گا، اور جس پر میرا غضب واجب ہو گیا سو وہ واقعی ہلاک ہو گیا۔“
ایک مقام پر حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو فرمایا:

يا سعد! أظب مطعمك تكن مستجاب الدعوة۔ (۲)

”اے سعد! اپنی کمائی پاک رکھو تمہاری دعا قبول ہوگی۔“

حدیثِ نبوی ﷺ سے اس امر کی نشاندہی ہوتی ہے کہ جب تک انسان کا کھانا پینا پاکیزہ اور حلال نہ ہو اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ موجودہ زمانے میں دعا کے قبول نہ ہونے کا ایک سبب اکلِ حرام بھی ہے۔ حرام کھا کر دینا (اے ہمارے پالنے والے) کہہ کر اللہ کے حضور دستِ دعا دراز کرنا خلافِ ادب بلکہ سوءِ ادب ہے۔ ہمارے اسلافِ اکلِ حلال کا بہت زیادہ خیال رکھتے تھے۔ اس لئے ان کی دعائیں بھی قبول ہوتی تھیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ پاک چیز کے سوا اور کسی چیز کو قبول نہیں فرماتا۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو وہی حکم دیا ہے جو رسولوں کو حکم دیا تھا اور فرمایا: اے رسولو!

(۱) طہ، ۲۰: ۸۱

(۲) ہیشمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۲۹۱

پاک چیزیں کھاؤ اور نیک کام کرو، میں تمہارے کاموں سے باخبر ہوں اور فرمایا: اے مسلمانو! ہماری دی ہوئی چیزوں سے پاک چیزیں کھاؤ پھر آپ ﷺ نے ایسے شخص کا ذکر کیا جو لمبا سفر کرتا ہے، اس کے بال غبار آلود ہیں، وہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر کہتا ہے یا رب! یا رب اور اس کا کھانا پینا حرام ہو، اس کا لباس حرام ہو، اس کی غذا حرام ہو تو اس کی دعا کہاں قبول ہوگی؟“^(۱)

امام غزالی علیہ الرحمہ (۳۵۰-۵۰۵ھ) نقل کرتے ہیں کہ حضرت مالک بن دینار علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ’ایک بار بنی اسرائیل میں قحط پڑا۔ لوگوں نے بار بار نماز استسقاء پڑھی لیکن دعا قبول نہ ہوئی۔ ان کے پیغمبر پر وحی نازل ہوئی کہ ان لوگوں سے کہئے: تم دعا کے لئے تو نکلے ہو لیکن تمہارے بدن ناپاک، پیٹ حرام سے بھرے ہوئے ہیں اور ہاتھ ناحق خون سے آلودہ ہیں۔ جب اس حال میں تم نکلے ہو تو میرا غصہ تم پر اور بڑھ گیا ہے۔ اس لئے میرے سامنے سے دور رہو۔‘^(۲)

۳۔ گناہوں سے توبہ کرنا

اکثر دعاؤں کے رد ہونے کا سبب دل کی غفلت اور گناہوں کی ظلمت ہے۔ اس لئے دعا مانگنے سے پہلے بارگاہ الہیہ میں معافی مانگنا، اپنے گناہوں کا اقرار کرنا اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرنا قبولیت دعا کے لئے لازمی شرط ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَ الْآخِرُونَ اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَ آخَرَ سَيِّئًا

(۱) ۱- مسلم، الصحيح، كتاب الزكاة، باب قبول الصدقة من الكسب

الطيب و تربيتها، ۲: ۴۰۳، رقم: ۱۰۱۵

۲- ترمذی، الجامع الصحيح، أبواب تفسير القرآن، باب ومن سورة البقرة،

۵: ۹۵، رقم: ۲۹۸۹

(۲) غزالی، كيمياء سعادته: ۱۹۷

عَسَى اللَّهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ طَائِفَةٌ مِمَّنْ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ (۱)

”اور دوسرے وہ لوگ کہ (جنہوں نے) اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا ہے انہوں نے کچھ نیک عمل اور دوسرے برے کاموں کو (غلطی سے) ملا جلا دیا ہے، قریب ہے کہ اللہ ان کی توبہ قبول فرما لے، بیشک اللہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے“ ۝

امام غزالی علیہ الرحمۃ حضرت کعب بن احبار رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت نقل کرتے ہیں: ”حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عہد میں ایک سخت قحط پڑا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے ساتھ بارش کے لئے دعا کرنے نکلے مگر بارش نہ برسی۔ پھر آپ علیہ السلام تین دن باہر دعا کے لئے جاتے رہے اور بارش نہ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ میں تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی دعا قبول نہیں کروں گا۔ کیونکہ تم میں سے ایک چغل خور ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: اے اللہ! مجھے اس شخص کے متعلق بتا دے۔ تاکہ میں اس کو نکال دوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں چغلی کھانے سے منع کرتا ہوں تو خود یہ کام کیسے کروں؟ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تمام لوگوں کی توجہ اس طرف دلائی کہ وہ چغل خوری سے توبہ کریں۔ جب سب نے توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے رحمت کی بارش سے سرفراز فرمایا۔“ (۲)

حاصلِ کلام یہ ہے کہ دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جب وہ تمام شرائط کو ملحوظ خاطر رکھ کر مانگی جائے اور بندے کے حق میں اس کی قبولیت بہتر ہو، کیونکہ اگر وہ داعی کے حق میں باعثِ نفع نہ ہو تو تمام شرائط پوری کرنے کے باوجود بھی شرفِ قبولیت نہیں پاسکتی۔

(۱) التوبہ، ۹: ۱۰۲

(۲) غزالی، کیمیائے سعادت: ۱۹۷

آدابِ دعا

دعا کے بہت سے آداب ہیں جن کو بجالانا اور ان کا خیال رکھنا سائل اور داعی کے لئے لازمی امر ہے۔ امام غزالی علیہ الرحمہ نے آدابِ دعا کو ظاہری اور باطنی آداب میں تقسیم کیا ہے۔ باطنی آداب میں توبہ، حضورِ قلب، اللہ پر توکل اور ناامیدی سے دوری شامل ہیں جبکہ ظاہری آداب میں نماز، روزہ، صدقہ و خیرات، طہارت، قبلہ رو ہونا، خوشبو لگانا، پست آواز، ہاتھوں کو اٹھانا، دعا کے بعد ہاتھ چہرے پر پھیرنا، حمد و ثنا اور درود و سلام کو مقدم رکھنا ضروری تقاضے ہیں۔^(۱)

آداب مذکورہ میں سے چند آداب کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔ قبلہ رو ہو کر دعا کرنا

قبلہ فضیلت والی جہت ہے جس طرح نماز میں قبلہ رخ منہ کرنا شرط ہے اس طرح دعا میں بھی قبلہ رو ہونا آدابِ دعا میں سے ایک ادب ہے۔ یہ حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت سے ثابت ہے۔ حضرت عمر بن الخطاب ؓ سے روایت ہے: ”غزوة بدر کے دن حضور نبی اکرم ﷺ نے مشرکین کی طرف دیکھا تو وہ ایک ہزار تھے اور آپ کے ساتھ تین سو تیرہ (۳۱۳) صحابہ کرام ؓ تھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے قبلہ کی طرف منہ کیا اور ہاتھ اٹھا کر با آواز بلند اپنے رب سے یہ دعا کی:

اللَّهُمَّ، أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي. اللَّهُمَّ، آتِ مَا وَعَدْتَنِي. اللَّهُمَّ، إِنَّ تَهْلِكَ هَذِهِ الْعِصَابَةُ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدُ فِي الْأَرْضِ - (۲)

(۱) غزالی، إحياء علوم الدين، ۱: ۳۶۵

(۲) مسلم، الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب الإمداد بالملائكة في غزوة

بدر وإباحة الغنائم، ۳: ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، رقم: ۱۷۶۳

”اے اللہ! تو نے مجھ سے جو وعدہ کیا ہے اس کو پورا فرما، اے اللہ! تو نے جس چیز کا مجھ سے وعدہ کیا ہے وہ عطا فرما، اے اللہ! اہل اسلام کی یہ جماعت اگر ہلاک ہوگئی تو پھر روئے زمین پر تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔“

آپ ﷺ ہاتھ پھیلا کر با آواز بلند مسلسل دعا کرتے رہے حتیٰ کہ آپ ﷺ کے شانوں سے چادر گر گئی۔

۲۔ دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا

دونوں ہاتھ اٹھا کر ہتھیلیوں کو منہ کی جانب کر کے دعا مانگنا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی و انکساری اور خاکساری کا اظہار ہے۔ یہ بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت ہے۔ حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں:

دَعَا النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ، حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطِيهِ۔^(۱)

”حضور نبی اکرم ﷺ نے (دعا کے لئے) ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کی بغل مبارک کی سفیدی دیکھی۔“

۳۔ خشوع و خضوع کے ساتھ دعا کرنا

اپنے اوپر خوف و خشیت کی کیفیت طاری کر کے، خشوع و خضوع کے ساتھ گر گڑا کر دعا مانگنے سے دل کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے۔ غم و یاس کے بادل جو دل و دماغ پر چھائے ہوتے ہیں وہ اٹھ کر برسنے لگتے ہیں اور دکھ درد کی تلخی کم ہو جاتی ہے۔ تضرع اور عجز و نیاز میں خوف اور طمع کے جذبات اپنی پوری شدت کے ساتھ کارفرما ہوتے ہیں۔ یہ خوف اپنے گناہوں اور اللہ تعالیٰ کی عدالت میں پیشی کے احساس کا نتیجہ ہوتا ہے اور یوں

(۱) بخاری، الصحيح، کتاب الدعوات، باب رفع الأيدي في الدعاء، ۵:

حصولِ مغفرت کے طمع کی وجہ سے انسان رحمتِ الہی کا زیادہ سے زیادہ مشتاق اور امیدوار ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں دونوں طریقوں سے دعا کرنے کا حکم دیا ہے:

أَدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً۔^(۱)

”تم اپنے رب سے گروگڑا کر اور آہستہ (دونوں طریقوں سے) دعا کیا کرو۔“

حضرت ابو دقاق علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ”جب گنہگار روتا ہے تو یوں سمجھو کہ اس نے اللہ تعالیٰ کو اپنا پیغام پہنچا دیا اور اس کے آنسو اس کے دل کی ترجمانی کرتے ہیں اور اس کے قلب کے راز کو ظاہر کر دیتے ہیں۔“^(۲)

۴۔ قبولیتِ دعا میں عجلت اور بے صبری نہ کرنا

دعا کا ایک اہم ترین ادب یہ ہے کہ دعا مسلسل جاری رکھی جائے اور تاخیر قبولیت کی بنا پر دلبرداشتہ اور ناامید نہ ہوا جائے کیونکہ مسائل کو علم نہیں کہ دعا کے فوری قبول نہ ہونے میں کیا مصلحت ہے؟ یا اس کے ذریعے کوئی اور مصیبت ٹالی گئی ہے یا اسے آخرت کے لئے اجر کا ذخیرہ بنا دیا گیا ہے؟ اس لئے انسان کو چاہئے کہ تمام امور اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے اور دعا کی قبولیت میں جلدی نہ کرے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ، يَقُولُ: دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي۔^(۳)

(۱) الاعراف، ۴: ۵۵

(۲) قشیری، الرسالة القشيرية: ۲۷۰

(۳) ۱۔ بخاری، الصحيح، کتاب الدعوات، باب يُسْتَجَابُ لِلْمُعْتَبِدِ مَا لَمْ يَعْجَلْ،

۵: ۲۳۳۵، رقم: ۵۹۸۱

۲۔ مسلم، الصحيح، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب بیانہ

”تم میں سے کسی شخص کی دعا تب قبول ہوتی ہے جب وہ (دعا مانگنے میں) جلدی نہیں کرتا (اور یہ نہیں) کہتا کہ میں نے دعا کی اور میری دعا قبول نہیں ہوئی (لہذا مایوس ہو کر دعا نہ چھوڑ بیٹھے)۔“

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے

ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ لَيُحِبُّ الْمُتَلِحِّينَ فِي الدُّعَاءِ (۱)

”بے شک اللہ تعالیٰ دعا میں اصرار کے ساتھ مانگنے والے کو پسند فرماتا ہے۔“

اللہ تعالیٰ اپنے بعض پیارے اور محبوب بندوں کی آہ و بکاء اور پکار کو بار بار سننا پسند فرماتا ہے۔ امام قشیری علیہ الرحمہ کی نقل کردہ ایک روایت میں ہے کہ حضرت یحییٰ بن سعید قطان علیہ الرحمہ نے خواب میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا تو عرض کیا: یا الہی! میں کب تک تجھے پکارتا رہوں گا اور تو میری پکار سنے گا؟ جواب ملا اے یحییٰ! یہ اس لئے ہے کہ مجھے تمہاری آواز پسند ہے۔ (۲)

۵۔ دعا کے اوّل اور آخر میں درود پڑھنا

حضور نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھنا بجائے خود ایک دعا ہے۔ اگر اسے دعا سے پہلے پڑھا جائے تو یہ قبول دعا میں کبھی کا کام کرتا ہے۔ بہت سی احادیث مبارکہ میں دعا سے پہلے درود پڑھنے کی رغبت دلائی گئی ہے۔ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو نماز کے بعد دعا کرتے ہوئے سنا جبکہ

..... أَنَّهُ يَسْتَجَابُ لِلدَّاعِي مَا لَمْ يَعْجَلْ فِيَقُولُ: دَعْوَتِ فُلَمٍ يَسْتَجِبُ لِي، ۴:

۲۰۹۵، رقم: ۲۷۳۵

(۱) بیہقی، شعب الإيمان، ۲: ۳۸، رقم: ۱۱۰۸

(۲) قشیری، الرسالة القشيرية: ۲۶۵، ۲۶۶

اس نے نہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور نہ حضور نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجا۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس نے جلدی کی، پھر اسے بلا کر اس سے یا کسی دوسرے سے فرمایا:

إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيُبْدَأْ بِتَمَجُّدِ رَبِّهِ جَلَّ وَعَزَّ وَالشَّاءِ عَلَيْهِ، ثُمَّ يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَدْعُوْ بَعْدُ بِمَا شَاءَ۔ (۱)

”جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنے رب کی حمد و ثنا سے ابتدا کرے۔ پھر نبی ﷺ پر درود بھیجے اور اس کے بعد جو چاہے دعا کرے۔“

حضرت عمر بن خطاب ؓ نے فرمایا:

إِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوفٌ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، لَا يُصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتَّى تُصَلِّيَ عَلَى نَبِيِّكَ۔ (۲)

”دعا، زمین و آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور اوپر کی طرف نہیں جاتی (قبول نہیں ہوتی) جب تک تو اپنے نبی مکرم ﷺ پر درود نہ بھیجے۔“

۶۔ دعا کا حمد و ثناء سے شروع کرنا

اللہ تعالیٰ کی شان کریمی کا یہ تقاضا ہے کہ دعا سے پہلے اس کی حمد و ثناء اور صفات بیان کی جائیں۔ قرآن حکیم میں بکثرت ایسی دعائیں موجود ہیں جن میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان ہوئی ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَذَا بَاطِلًا ۖ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (۳)

(۱) أبو داؤد، السنن، کتاب الصلاة، باب الدعاء، ۱: ۵۵۰، رقم: ۱۴۸۱

(۲) ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاة علی النبی ﷺ، ۱: ۳۹۶، رقم: ۳۸۶

(۳) آل عمران، ۳: ۱۹۱

”اے ہمارے رب! تو نے یہ (سب کچھ) بے حکمت اور بے تدبیر نہیں بنایا، تو (سب کوتاہیوں اور مجبوریوں سے) پاک ہے پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے“

اس طرح سورہ فاتحہ کی ابتدائی آیات بھی حمد و ثناء پر مشتمل ہیں۔ بہت سی احادیث مبارکہ میں دعا سے پہلے حمد و ثناء کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ بھی دعا سے پہلے حمد و ثناء کے کلمات کہتے تھے۔ حضرت سلمہ بن الاکوع ؓ فرماتے ہیں میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو کبھی نہیں سنا کہ آپ ﷺ نے دعا شروع کی ہو اور پہلے یہ کلمات نہ کہے ہوں:

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيِّ الْأَعْلَى الْوَهَّابِ۔^(۱)

”میرا رب بلند، اعلیٰ اور عطا کرنے والا پاک ہے۔“

۷۔ دعائیہ کلمات تین بار کہنا

دعا کو اگر دو یا تین مرتبہ دہرایا جائے تو اس سے کیفیت گریہ و زاری ظاہر ہوتی ہے۔ تین سے زیادہ مرتبہ دہرانا بھی درست ہے مگر افضل تین مرتبہ ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ روایت کرتے ہیں:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَدْعُو ثَلَاثًا وَ يَسْتَغْفِرُ ثَلَاثًا۔^(۲)

”پیشک رسول اللہ ﷺ تین مرتبہ دعا اور تین مرتبہ استغفار کرنا پسند فرماتے۔“

حضور نبی اکرم ﷺ کی دعاؤں کے مطالعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ ﷺ

(۱) ۱۔ حاکم، المستدرک، ۱: ۶۷۶، رقم: ۱۸۳۵

۲۔ طبرانی، المعجم الكبير، ۷: ۲۰، رقم: ۶۲۵۳

(۲) أبو داود، السنن، کتاب الصلاة، باب فی الاستغفار، ۱: ۵۶۳، رقم: ۱۵۲۳

تکرار، طوالت اور بالکل واضح الفاظ کے ساتھ دعا مانگتے تھے۔ اگر یہ کہا جائے کہ الہی! میرا ہر گناہ معاف کر دے تو یہ مختصر دعا ضرور ہے مگر دعائیں بندگی، عاجزی، گریہ و زاری کے ساتھ طوالت نہیں ہونی چاہیے۔ جتنی زیادہ عاجزی اور گریہ و زاری کا اظہار کیا جائے گا اتنا ہی اللہ تعالیٰ خوش ہوگا۔

۸۔ دعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنا

دعا کے بعد منہ پر ہاتھ پھیرنا احادیث سے ثابت ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کی تلقین فرمائی ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ، لَمْ يَحْطِهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ۔^(۱)

”حضور نبی اکرم ﷺ دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو اپنے چہرہ اقدس پر پھیرنے سے پہلے (ہاتھ) نیچے نہ چھوڑتے۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

إِذَا دَعَوْتَ اللَّهَ فَادْعُ بِبُطُونِ كَفِّكَ وَلَا تَدْعُ بِظُهُورِهِمَا فَإِذَا فَرَعْتَ فَاَمْسَحْ بِهِمَا وَجْهَكَ۔^(۲)

”جب اللہ تعالیٰ سے دعا کرو تو اپنے ہاتھ کی ہتھیلیوں سے دعا کیا کرو نہ کہ ان کی پشت سے اور جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو اپنے ہاتھوں کو منہ پر مل لو۔“

(۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب الدعوات، باب ما جاء فی رفع الأیدی عند الدعاء، ۵: ۳۹۵، رقم: ۳۳۸۶

۲۔ حاکم، المستدرک، ۱: ۷۱۹، رقم: ۱۹۶۷

(۲) ابن ماجہ، السنن، کتاب الدعاء، باب رفع الیدین فی الدعاء، ۴: ۳۲۲،

رقم: ۳۸۶۶

۹۔ نیک اعمال کو یاد کرنا

دعا مانگتے وقت اپنی کسی گزشتہ نیکی کو یاد کرنا اور اس کو وسیلہ بنا کر مانگنا یقیناً دعا کی قبولیت کا ضامن ہے۔ اس کا ثبوت درج ذیل حدیث مبارکہ سے ملتا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”ایک مرتبہ تین آدمی جا رہے تھے کہ ان کو بارش نے آیا۔ انہوں نے پہاڑ کے ایک غار میں پناہ لی۔ اتنے میں غار کے منہ پر پہاڑ کی ایک چٹان آگری اور یہ لوگ بند ہو گئے، پھر انہوں نے ایک دوسرے سے کہا تم لوگوں نے جو اللہ تعالیٰ کے لئے نیک اعمال کئے ہیں ان کو یاد کرو اور ان اعمال کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرو، شاید اللہ تعالیٰ تم سے یہ مصیبت دور کر دے۔ سو ان میں سے ایک نے یہ دعا کی۔ اے اللہ! میرے بوڑھے ماں باپ تھے، میری بیوی اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے تھے، میں بکریاں چراتا تھا، جب میں واپس آتا تو دودھ دوہتا اور اپنے بچوں سے پہلے اپنے ماں باپ کو دودھ پلاتا، ایک دن درختوں نے مجھے دور پہنچا دیا اور میں رات سے پہلے نہ لوٹ سکا، جب میں آیا تو ماں باپ سو چکے تھے، میں نے حسب معمول دودھ دوہا اور ایک برتن میں دودھ ڈال کر ماں باپ کے سرہانے کھڑا ہو گیا۔ میں ان کو نیند سے بیدار کرنا ناپسند کرتا تھا اور ان سے پہلے بچوں کو دودھ پلانا بھی ناپسند کرتا تھا حالانکہ بچے میرے قدموں میں چیخ رہے تھے، فجر ہونے تک میرا اور میرے والدین کا یونہی معاملہ رہا۔ اے اللہ! یقیناً تجھے علم ہے کہ میں نے یہ عمل تیری رضا جوئی کے لئے کیا تھا۔ تو ہمارے لئے کچھ کشادگی کر دے (اس دعا کے بعد) انہوں نے اس غار سے آسمان کو دیکھ لیا۔ پھر دوسرے آدمی نے دعا کی اے اللہ! میری ایک چچا زاد بہن تھی جس سے میں جنون کی حد تک محبت کرتا تھا جیسا کہ مردوں کو عورتوں سے لگاؤ ہوتا ہے۔ میں نے اس سے مباشرت کی درخواست

کی۔ اس نے انکار کیا اور کہا پہلے سو دینار لاؤ۔ میں نے مشقت کر کے سو دینار جمع کئے۔ میں اس کے پاس وہ دینار لے کر گیا۔ جب میں اس کے ساتھ جہنمی عمل کرنے کے لئے بیٹھا تو اس نے کہا: اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور ناجائز طریقہ سے مہر نہ توڑ۔ سو میں اسی وقت اس سے الگ ہو گیا۔ اے اللہ! تجھے یقیناً علم ہے کہ میں نے یہ فعل تیری رضا مندی کے لئے کیا تھا۔ پس تو ہمارے لئے اس غار کو کچھ کھول دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے غار کو (مزید) کھول دیا اور تیسرے شخص نے کہا: اے اللہ! میں نے ایک شخص کو ایک فرق (ایک پیمانہ آٹھ کلوگرام) چاولوں کی اجرت پر رکھا تھا۔ جب اس نے اپنا کام پورا کر لیا تو اس نے کہا: میری اجرت دو، میں نے اس کو مقررہ اجرت دے دی۔ اس نے اسے لینے سے انکار کر دیا۔ میں ان چاولوں کی کاشت کرتا رہا حتیٰ کہ میں نے اس (کی آمدنی) سے بیل اور چرواہے جمع کر لئے پھر ایک دن وہ شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا۔ اللہ سے ڈرو اور میرا حق نہ مارو۔ میں نے کہا یہ بیل اور چرواہے لے جاؤ اور اپنا حق لے لو۔ اس نے کہا: اللہ سے ڈرو اور میرے ساتھ مذاق نہ کرو۔ میں نے کہا: میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کرتا یہ بیل اور چرواہے لے لو۔ وہ ان کو لے کر چلا گیا۔ تجھ کو یقیناً علم ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا جوئی کے لئے کیا تھا۔ تو اب غار کا باقی ماندہ منہ بھی کھول دے۔ سو اللہ نے غار کا باقی ماندہ منہ بھی کھول دیا۔^(۱)

مقبول ترین اوقات دعا

اللہ تعالیٰ نے بعض اوقات کو مقبولیت کے اعتبار سے بعض پر فضیلت بخشی ہے۔ اگر ان اوقات کے اندر دعا مانگی جائے تو قبولیت دعا کی غالب امید ہے۔ چند افضل اوقات درج ذیل ہیں۔

(۱) مسلم، الصحيح، کتاب الذکرو الدعاء، باب قصة أصحاب الغار الثلاثة و

التوسل بصالح الأعمال، ۴: ۲۰۹۹، رقم: ۲۷۴۳

۱۔ سحری کا وقت

دعا کے لئے رات کا وقت بالعموم اور سحری کا وقت بالخصوص شرف قبولیت کا ہے۔ سحری کے وقت دعا اور استغفار کرنا اللہ کے نیک بندوں کی صفات میں سے ہے۔ قرآن مجید ان بندوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ ۝ (۱)

”اور (یہ لوگ) رات کے پچھلے پہر (اٹھ کر) اللہ سے معافی مانگنے والے ہیں ۝“

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:

كَانُوا قَلِيلًا مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ ۝ (۲)

”وہ راتوں کو تھوڑی سی دیر سویا کرتے تھے ۝“

۲۔ عرفہ کا دن

دعا کی قبولیت کے حوالے سے یوم عرفہ بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اس دن رب کائنات اپنے بندوں کو خصوصی رحمت سے نوازتا ہے۔ ان کی دعائیں قبول فرماتا ہے۔ حضرت عمرو بن شعیب بواسطہ والد اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ ۝ (۳)

”بہترین دعا یوم عرفہ کی دعا ہے۔“

(۱) آل عمران، ۳: ۱۷

(۲) الذریت، ۵۱: ۱۷

(۳) ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب الدعوات، باب فی فضل لاحول و لا قوۃ

إلا باللہ، ۵: ۵۲۱، رقم: ۳۵۸۵

یومِ عرفہ کی دعا کی قبولیت صرف میدانِ عرفات کے ساتھ خاص نہیں، دعا کا اس دن میں کیا جانا ضروری ہے خواہ کہیں پر ہو، البتہ میدانِ عرفات میں دعا کرنے کو مکانی و زمانی دونوں طرح کی فضیلت حاصل ہے۔

۳۔ رمضان کا مہینہ

اللہ تعالیٰ نے بعض مہینوں کو بعض پر فضیلت بخشی ہے۔ انہی میں ایک رمضان کا مہینہ ہے۔ جس میں رحمتوں اور عطاؤں کی بارش ہوتی ہے اور دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی متفق علیہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا دَخَلَ رَمَضَانَ فَتَنَحَّتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ
وَسُلِسِلَتِ الشَّيَاطِينُ۔^(۱)

”جب رمضان شروع ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔“
ایک روایت میں ہے کہ آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ انہوں نے فرمایا:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانَ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ وَكَثُرَتْ صَلَاتُهُ
وَابْتَهَلَ فِي الدُّعَاءِ وَاشْفَقَ مِنْهُ۔^(۲)

(۱) ۱۔ بخاری، الصحيح، کتاب بدء الخلق، باب صفة إبليس وجنوده، ۳: ۱۱۹۴، رقم: ۳۱۰۳

۲۔ مسلم، الصحيح، کتاب الصیام، باب فضل شهر رمضان، ۲: ۷۵۸، رقم: ۱۰۷۹

(۲) بیہقی، شعب الإيمان، ۳: ۳۱۰، رقم: ۳۶۲۵

”جب ماہِ رمضان شروع ہوتا تو آپ ﷺ کا رنگ مبارک متغیر ہو جاتا اور آپ ﷺ نمازوں کی مزید کثرت کر دیتے اور اللہ تعالیٰ سے عاجزی اور گڑگڑا کر دعا کرتے اس ماہ میں نہایت محتاط رہتے۔“

رمضان المبارک کی آخری دس راتوں میں دعا کی قبولیت کے زیادہ مواقع ہوتے ہیں۔

۴۔ جمعہ کا دن

جمعہ کے روز قبولیت کی ایک ساعت ایسی آتی ہے جس میں دعا کی جائے تو یقینی طور پر قبول ہوتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جمعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

”اس دن میں ایک ایسی ساعت ہے جس کو مسلمان نماز کے دوران پالے تو اللہ تعالیٰ سے جس چیز کا بھی سوال کرے گا اس کو پالے گا۔“^(۱)

۵۔ سجدہ کی حالت

اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کی عاجزی بہت پسند ہے۔ سجدہ کمالِ عجز کا مظہر ہے۔ اس کیفیت میں جب بندہ مولا سے مانگتا ہے تو وہ اس کے دامنِ مراد کو بھر دیتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ۔^(۲)

(۱) مسلم، الصحيح، کتاب الجمعة، باب فی الساعة التي فی يوم الجمعة، ۲:

۵۸۳، ۵۸۴، رقم: ۸۵۲

(۲) ۱۔ مسلم، الصحيح، کتاب الصلاة، باب ما يقال فی الركوع و السجود،

۱: ۳۵۰، رقم: ۳۸۲

۲۔ أبو داود، السنن، کتاب الصلاة، باب فی الدعاء فی الركوع و السجود،

۱: ۳۳۲، ۳۳۳، رقم: ۸۷۵

”بندہ سجدہ کی حالت میں اپنے رب سے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے اس لئے تم سجدہ میں بکثرت دعا کیا کرو۔“

۶۔ اذان اور اقامت کے درمیان

اذان اور اقامت کا درمیانی عرصہ اللہ کو بڑا محبوب ہے۔ اس دوران بندہ جماعت کے انتظار میں بیٹھا اپنے مولا کو یاد کرتا ہے، اس کا سارا دھیان عبادت الہی کی طرف مرکوز ہوتا ہے۔ لہذا اس کیفیت میں کی گئی دعا کبھی رد نہیں ہوتی، اللہ ﷻ ضرور قبول فرماتا ہے۔ حضرت انس بن مالک ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ۔^(۱)

”اذان اور اقامت کے درمیان مانگی جانے والی دعا رد نہیں ہوتی۔“

اس قبولِ دعا کی وجہ یہ ہے کہ اذان کے وقت شیاطین دور بھاگتے ہیں اور لوگوں کے دل اللہ تعالیٰ کی طرف بدرجہ اولیٰ متوجہ ہوتے ہیں۔ لہذا اس وقت دعا قبول ہونے کی کافی اُمید ہوتی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (مرضِ وفات میں) حجرہ کا پردہ اٹھایا اس وقت صحابہ کرام ﷺ حضرت ابو بکر صدیق ﷺ کی اقتداء میں صف باندھے کھڑے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے لوگو! بشارات نبوت میں سے اب صرف اچھے خواب باقی رہ گئے ہیں جنہیں ایک مسلمان خود دیکھتا ہے یا اس کے لئے کوئی اور شخص دیکھتا ہے اور یاد رکھو مجھے رکوع اور سجدہ کی حالت میں قرآن پڑھنے سے منع کیا گیا۔ رہا رکوع تو اس میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہو اور سجدہ میں خوب کوشش سے دعا مانگو امید ہے کہ تمہاری دعا مقبول ہوگی۔“^(۲)

(۱) ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب الصلاة، باب ما جاء في أن الدعاء لا يردُّ

بين الأذان والإقامة، ۱: ۲۵۳، رقم: ۲۱۲

(۲) مسلم، الصحیح، کتاب الصلوة، باب النهی عن قراءة القرآن في الركوع

والسجود، ۱: ۳۲۸، رقم: ۳۷۹

۷۔ فرض نماز کے بعد

فرض نمازوں کے بعد دعا کی مقبولیت احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہے۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا گیا (یا رسول اللہ!) کون سی دعا زیادہ سنی جاتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کے آخری حصے میں (کی گئی دعا) اور فرض نمازوں کے بعد (کی گئی دعا جلد مقبول ہوتی ہے)۔^(۱)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد یوں کہا کرتے تھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجُدُّ۔^(۲)

”نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! جسے تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روکے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت مند کو تیرے مقابلے میں دولت نفع نہیں دے گی۔“

حضرت عمرو بن میمون الاودی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص

(۱) ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب الدعوات، باب ما جاء فی عقْد التَسْبِيح

بِالْيَدِ، ۵: ۴۷۹، رقم: ۳۴۹۹

(۲) ۱۔ بخاری، الصحیح، کتاب صفة الصلاة، باب الذکر بعد الصلاة، ۱:

۲۸۹، رقم: ۸۰۸

۲۔ مسلم، الصحیح، کتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب استحباب

الذکر بعد الصلاة وبيان صفة، ۱: ۴۱۴، ۴۱۵، رقم: ۵۹۳

رضی اللہ عنہما اپنے صاحبزادوں کو ان کلمات کی ایسے تعلیم دیتے جیسے بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھایا جاتا ہے اس کے بعد فرماتے: بے شک حضور نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے اللہ کی پناہ طلب کیا کرتے تھے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَ أَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْدَلِ الْعُمُرِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَحَدَّثْتُ بِهِ مُصْعَبًا فَصَدَّقَهُ۔^(۱)

”اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ ذلت کی زندگی کی طرف لوٹایا جاؤں اور دنیا کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور عذابِ قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) جب میں نے یہ حدیث حضرت مصعب (بن سعد رضی اللہ عنہ) کے سامنے بیان کی تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔“

فرض نمازوں کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا

اللہ ﷻ کے حضور ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا عجز و انکساری اور طلب و استعانت کا اظہار ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ فرض نمازوں کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے تھے۔

۱۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا گیا:

أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ؟

(۱) ۱۔ بخاری، الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب ما يتعوذ من الجبن، ۳:

۱۰۳۸، ۱۰۳۹، رقم: ۲۶۶۷

۲۔ ترمذی، الجامع الصحيح، أبواب الدعوات، باب في دعاء النبي وتعوذه

في دبر كل صلاة، ۵: ۵۲۸، رقم: ۳۵۶۷

”کس وقت کی دعا زیادہ سنی جاتی ہے؟“

آپ ﷺ نے فرمایا:

جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرِ، وَذُبُرِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوباتِ. (۱)

”رات کے آخری حصے میں (کی گئی دعا) اور فرض نمازوں کے بعد (کی گئی دعا) جلد مقبول ہوتی ہے۔“

۲۔ اسود عامری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں:

صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، الْفَجْرَ سَلَّمَ، انْحَرَفَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَدَعَا. (۲)

”میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی معیت میں نماز فجر ادا کی۔ جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو ایک طرف رخ انور موڑ کر اپنے دونوں مبارک ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی۔“

۳۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ کی کیفیت دعا بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

دَعَا النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ، وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ. (۳)

”حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا کی اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کے مبارک بغلوں کی سفیدی دیکھی۔“

(۱) ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب الدعوات، باب: (۷۹)، ۵: ۵۲۶، رقم:

۳۲۹۹

(۲) ابن ابی شیبہ، المصنف، ۱: ۲۶۹، الرقم: ۳۰۹۳

(۳) بخاری، الصحیح، کتاب الدعوات، باب رَفَعَ الْأَيْدِي فِي الدُّعَاءِ، ۵: ۲۳۳۵

۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی دعا میں ہاتھ اٹھانے کے حوالے سے فرماتے ہیں:

رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ. (۱)

”حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (دعا کے لیے) ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بغل مبارک کی سفیدی دیکھی۔“

۵۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دعا کے لئے ہاتھ اٹھانے اور پھر اپنے چہرہ اقدس پر پھیرنے کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ، لَمْ يَحْطَهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ. (۲)

”حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو اپنے چہرہ اقدس پر پھیرنے سے پہلے (ہاتھ) نیچے نہ کرتے تھے۔“

۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ رَبَّكُمْ حَيٌّ كَرِيمٌ، يَسْتَحْيِي أَنْ يَرْفَعَ الْعَبْدُ يَدَيْهِ، فَيَرُدُّهُمَا صَفْرًا لَا خَيْرَ فِيهِمَا، فَإِذَا رَفَعَ أَحَدُكُمْ يَدَيْهِ فَلْيُقِلْ: ﴿يَا حَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ﴾ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ إِذَا رَدَّ يَدَيْهِ فَلْيُفْرِغْ

www.MinhajBooks.com

(۱) ۱۔ بخاری، الصحيح، کتاب الدعوات، باب رُفْعِ الْأَيْدِي فِي الدُّعَاءِ، ۵:

۲۳۳۵

۲۔ بخاری، الصحيح، کتاب الاستسقاء، باب رفع الإمام يده في

الاستسقاء، ۱: ۳۳۹، رقم: ۹۸۴

(۲) ترمذی، الجامع الصحيح، أبواب الدعوات، باب ما جاء في رفع الأيدي

عند الدعاء، ۵: ۴۶۳، رقم: ۳۳۸۶

ذَلِكَ الْخَيْرِ عَلَيَّ وَجْهَهُ. (۱)

”بیشک تمہارا رب بڑا حیا دار اور کریم ہے وہ اس بات سے حیا محسوس کرتا ہے کہ اس کا کوئی بندہ (اس کے سامنے دعا کے لئے) ہاتھ اٹھائے اور وہ انہیں خالی لوٹا دے پس جب بھی تم میں سے کوئی دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو یوں کہے: ﴿يَا حَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ﴾ یہ کلمات تین بار دہرائے پھر جب وہ اپنے ہاتھوں کو (واپس) ہٹائے تو وہ انہیں اپنے چہرہ پر پھیر لے۔“

۷۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

إِذَا دَعَوْتَ اللَّهَ، فَادْعُ بِبُطُونِ كَفِّكَ. وَلَا تَدْعُ بِظُهُورِهِمَا. فَإِذَا فَرَعْتَ فَأَمْسَحْ بِهِمَا وَجْهَكَ. (۲)

”جب اللہ ﷻ سے دعا کرو تو اپنے ہاتھ کی ہتھیلیوں سے دعا کیا کرو نہ کہ ان کی پشت سے اور جب دعا سے فارغ ہو جاؤ تو اپنے ہاتھوں کو منہ پر مل لو۔“

فرض نمازوں کے بعد کی قرآنی دعائیں

ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجاء کرتے وقت ان قرآنی دعاؤں کو شامل کریں جو انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہیں اور جن کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن حکیم میں فرمایا ہے۔ ان میں سے چند منتخب دعائیں درج ذیل ہیں:

(۱) ۱۔ ابن حبان، الصحيح، ۳: ۱۰۶، رقم: ۸۷۶

۲۔ أبو یعلیٰ، المسند، ۳: ۳۹۱، رقم: ۱۸۶۷

(۲) ابن ماجہ، السنن، کتاب الدعاء، باب رفع الیدین فی الدعاء، ۲: ۱۲۷۲،

رقم: ۳۸۶۶

۱۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قرآن حکیم کی سب سے پہلی اور سوائے سورۃ توبہ کے ہر سورۃ کے ساتھ دہرائی جانے والی تمہید ہے۔ یہ بھی ایک دعا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوهُ بِهَا ۖ وَذُرُوا الدِّیْنَ یُلْحِدُونَ فِیْ
أَسْمَائِهِ ۖ سَیَجْزَوْنَ مَا كَانُوا یَعْمَلُونَ ﴿۱﴾

”اور اللہ ہی کے لئے اچھے اچھے نام ہیں، سو اسے ان ناموں سے پکارا کرو اور ایسے لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں حق سے انحراف کرتے ہیں عنقریب انہیں ان (اعمال بد) کی سزا دی جائے گی جن کا وہ ارتکاب کرتے ہیں“

اس لیے ہر کام شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کی تلاوت سے نہ صرف کام میں برکت ہوتی ہے بلکہ تلاوت کرنے والا ناجائز کام کرنے سے بھی بچ جاتا ہے۔

۲۔ سورۃ الدّٰعا

سورۃ فاتحہ جو پورے قرآن کی تعلیمات کا نیچڑ ہے اور معارف قرآن کے لئے تمہید کا کام دیتی ہے۔ اس کا نہ صرف نصف حصہ دعا پر مشتمل ہے بلکہ یہ سورت ہی دعا کے نام سے موسوم ہے۔ اس کے دعائیہ وصف کی وجہ سے ہی اس کے آخر میں آمین کا اضافہ کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ کسی اور سورت کے آخر میں یہ التزام نہیں ہے۔ مزید برآں اس سورت کا ہر رکعت میں پڑھنا واجب ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ: الْحَمْدُ لِلَّهِ۔ (۲)

(۱) الاعراف، ۴: ۱۸۰

(۲) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، کتاب الدعوات عن رسول اللہ، باب ما جاء —

”بہترین ذکر ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ اور بہترین دعا ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“ ہے۔“

۳۔ دنیا و آخرت کی بھلائی کے لئے

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝^(۱)

”اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور آخرت میں (بھی) بھلائی (سے نواز) اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ ۝“

۴۔ استقامت اور ثابت قدمی کے لئے

۱۔ رَبَّنَا لَا تُرِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً ۝ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ۝^(۲)

”(اور عرض کرتے ہیں:) اے ہمارے رب! ہمارے دلوں میں کبھی پیدا نہ کر اس کے بعد کہ تو نے ہمیں ہدایت سے سرفراز فرمایا ہے اور ہمیں خاص اپنی طرف سے رحمت عطا فرما، بیشک تو ہی بہت عطا فرمانے والا ہے“

۲۔ رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ ۝^(۳)

”اے ہمارے رب! تو ہم پر صبر کے سرچشمے کھول دے اور ہم کو (ثابت قدمی سے) مسلمان رہتے ہوئے (دنیا سے) اٹھالے۔“

www.MinhajBooks.com

..... أن دعوة المسلم مستجابة، ۵: ۴۶۲، رقم: ۳۳۸۳

۲۔ ابن ماجہ، السنن، کتاب الأدب، باب فضل العلمدين، ۲: ۱۲۴۹، رقم:

۳۸۰۰

(۱) البقرة، ۲: ۲۰۱

(۲) آل عمران، ۳: ۸

(۳) الاعراف، ۷: ۱۲۶

۵۔ نقصان سے نجات کے لئے

رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا سَكَنَةً وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ (۱)

”اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر زیادتی کی۔ اور اگر تو نے ہم کو نہ بخشا اور ہم پر رحم (نہ) فرمایا تو ہم یقیناً نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے“

۶۔ نماز میں استقامت کے لئے

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَائِي ۝ (۲)

”اے میرے رب! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم رکھنے والا بنا دے، اے ہمارے رب! اور تو میری دعا قبول فرما لے“

۷۔ کینہ و بغض سے نجات کے لئے

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِأَخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ ۝ (۳)

”اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی، جو ایمان لانے میں ہم سے آگے بڑھ گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لئے کوئی کینہ اور بغض باقی نہ رکھ۔ اے ہمارے رب! بیشک تو بہت شفقت فرمانے

(۱) الاعراف، ۷: ۲۳

(۲) ابراہیم، ۱۴: ۴۰

(۳) الحشر، ۵۹: ۱۰

والا بہت رحم فرمانے والا ہے ۰“

۸۔ مغفرت کے لئے

۱۔ رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَاَرْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّحِيْمِيْنَ ۰^(۱)

”اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے ہیں پس تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو (ہی) سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے ۰“

۲۔ رَبَّنَا لَا تُوَاخِذْنَا اِنْ نَسِيْنَا اَوْ اٰخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلٰی الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَاَرْحَمْنَا وَاَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلٰی الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۰^(۲)

”اے ہمارے رب! اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر بیٹھیں تو ہماری گرفت نہ فرما، اے ہمارے پروردگار! اور ہم پر اتنا (بھی) بوجھ نہ ڈال جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا، اے ہمارے پروردگار! اور ہم پر اتنا بوجھ (بھی) نہ ڈال جسے اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں، اور ہمارے (گناہوں) سے درگزر فرما، اور ہمیں بخش دے، اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا کارساز ہے پس ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا فرما ۰“

www.MinhajBooks.com

۹۔ نیک اور زینہ اولاد کے لئے

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاۗءِ ۰^(۳)

(۱) المؤمنون، ۲۳: ۱۰۹

(۲) البقرہ، ۲: ۲۸۶

(۳) آل عمران، ۳: ۳۸

”میرے مولا! مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ اولاد عطا فرما، بیشک تو ہی دعا کا سننے والا ہے“

۱۰۔ علم میں اضافہ کے لئے

رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا^(۱)

”اے میرے رب! مجھے علم میں اور بڑھا دے“

۱۱۔ آخرت کی رسوائی سے بچنے کے لئے

رَبَّنَا إِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا
فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ^(۲)

”اے ہمارے رب! (ہم تجھے بھولے ہوئے تھے) سو ہم نے ایک ندا دینے والے کو سنا جو ایمان کی ندا دے رہا تھا کہ (لوگو!) اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے۔ اے ہمارے رب! اب ہمارے گناہ بخش دے اور ہماری خطاؤں کو ہمارے (نوشیہ اعمال) سے محو فرما دے اور ہمیں نیک لوگوں کی سنگت میں موت دے“

۱۲۔ انشراح صدر کے لئے

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ۝ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ۝ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ
لِّسَانِي ۝ يَفْقَهُوا قَوْلِي^(۳)

(۱) طہ، ۲۰: ۱۱۴

(۲) آل عمران، ۳: ۱۹۳

(۳) طہ، ۲۰: ۲۵-۲۸

” (موسیٰ علیہ السلام نے) عرض کیا: اے میرے رب! میرے لئے میرا سینہ کشادہ فرما دے ۵ اور میرا کارِ (رسالت) میرے لئے آسان فرما دے ۵ اور میری زبان کی گرہ کھول دے ۵ کہ لوگ میری بات (آسانی سے) سمجھ سکیں ۵“

۱۳۔ فتح و نصرت کے لئے

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ ۵^(۱)

”اے ہمارے رب! ہمارے اور ہماری (مخالف) قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ فرما دے اور تو سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے ۵“

۷۔ فرض نمازوں کے بعد کی مسنون دعائیں

ذیل میں چند ایسی دعائیں درج کی جاتی ہیں جو نہ صرف حضور نبی اکرم ﷺ خود مانگا کرتے تھے بلکہ صحابہ کرام ﷺ کو بھی ان کی تلقین فرماتے:

۱۔ حضرت عمرو بن میمون الاودی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے صاحبزادوں کو ان کلمات کی ایسے تعلیم دیتے جیسے استاد بچوں کو لکھنا سکھاتا ہے اور فرماتے: بیشک رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کیا کرتے تھے (آپ ﷺ فرماتے):

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْضِ
الْعُمْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.
فَحَدَّثْتُ بِهِ مُصْعَبًا فَصَدَّقَهُ. (۲)

(۱) الاعراف، ۷: ۸۹

(۲) ۱۔ بخاری، الصحيح، کتاب الجهاد والسير، باب ما يتعوذ من الجبن، ۳:

”اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں ذلت کی زندگی کی طرف لوٹائے جانے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دنیا کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور عذابِ قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (حضرت عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں) جب میں نے یہ حدیث حضرت مصعب (بن سعد) کے سامنے بیان کی تو انہوں نے بھی اس کی تصدیق کی۔“

۲۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ان کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: اے معاذ! میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: (یا رسول اللہ!) میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے معاذ! میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا مانگنا ہرگز نہ چھوڑنا:

اللَّهُمَّ اعْنِي عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ وَأَوْصِي
بِذَلِكَ مُعَاذَ الصَّنَابِحِيِّ وَأَوْصِي بِهِ الصَّنَابِحِيُّ أَبَا عَبْدِ
الرَّحْمَنِ- (۱)

”اے اللہ! اپنے ذکر، شکر اور اچھی طرح عبادت کی ادائیگی میں میری مدد فرما پھر حضرت معاذ نے اس دعا کی نصیحت صنابچی کو کی اور انہوں نے ابو عبد الرحمن کو نصیحت کی (کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا مانگنا)۔“

..... ۲۔ بخاری، الصحيح، کتاب الدعوات، باب التعوذ من عذاب القبر، ۵:

۲۳۳۱، رقم: ۶۰۰۳

۳۔ ترمذی، الجامع الصحيح، أبواب الدعوات، باب في دعاء النبي وتعوذه

في دبر كل صلاة، ۵: ۵۶۲، رقم: ۳۵۶۷

(۱) ۱۔ أبوداود، السنن، كتاب الصلاة، باب في الاستغفار، ۲: ۵۶۳، رقم:

۱۵۲۲

۲۔ نسائی، السنن الكبرى، ۶: ۳۲، رقم: ۹۹۳۷

۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آج رات میرا رب میرے پاس نہایت احسن صورت میں آیا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا: اے محمد! جب آپ نماز ادا کر چکیں تو یہ دعا مانگیں:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَ تَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ، وَإِذَا أَرَدْتُ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَأَقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ۔ (۱)

”اے اللہ! میں تجھ سے اچھے اعمال کے اپنانے، برے اعمال کو چھوڑنے اور مساکین کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور جب تو اپنے بندوں کو آزمانے کا ارادہ کرے تو مجھے اس سے پہلے ہی اپنے پاس بلا لے۔“

۴۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (حالت نماز میں) میں حضور نبی اکرم ﷺ کے عین پیچھے کھڑا ہوتا تھا۔ پس آپ ﷺ جب سلام پھیرتے تو فرماتے:

اللَّهُمَّ، اجْعَلْ خَيْرَ عُمْرِي آخِرَهُ، اللَّهُمَّ، اجْعَلْ خَوَاتِيمَ عَمَلِي رِضْوَانِكَ. اللَّهُمَّ، اجْعَلْ خَيْرَ أَيَّامِي يَوْمَ الْقَاكَ۔ (۲)

”اے میرے اللہ! میری عمر کا آخری حصہ بہترین بنا دے، اے میرے اللہ! میرے اعمال کا خاتمہ اپنی رضا پر کر، اے میرے اللہ! میرے دنوں میں سے بہترین دن اس کو بنا جس دن میں تیرے ساتھ ملاقات کروں۔“

(۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب التفسیر، باب ومن سورة ص، ۵:

۲۸۲، رقم: ۳۲۳۳

۲۔ حاکم، المستدرک، ۱: ۷۰۸، رقم: ۱۹۳۲

(۲) ۱۔ طبرانی، المعجم الأوسط، ۹: ۱۵۷، رقم: ۹۳۱۱

۲۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۱: ۴۸۰، رقم: ۱۹۶۲

۵۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب بھی فرض نماز یا نفل نماز میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑا ہوا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کلمات سے دعا فرماتے ہوئے سنا جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ اضافہ فرماتے تھے اور نہ کی:

اللَّهُمَّ، اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَخَطَايَايَ، اللَّهُمَّ، اَنْعِشْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي
لِصَالِحِ الْأَعْمَالِ وَالْأَخْلَاقِ فَإِنَّهُ لَا يَهْدِي لِصَالِحِهَا وَلَا يَصْرِفُ
سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ - (۱)

”اے میرے اللہ! میری خطائیں اور گناہ بخش دے، اے میرے اللہ! مجھے (اپنی عبادت اور اطاعت کے لئے) ہشاش بشاش کر دے اور میرے حال کو درست فرما اور مجھے نیک اعمال اور اخلاق کی رہنمائی عطا فرما پس بیشک تیرے سوا ان نیک اعمال کی رہنمائی کوئی نہیں فرماتا اور نہ ہی تیرے سوا برے اعمال و اخلاق سے کوئی بچاتا ہے۔“

۶۔ حضرت مروان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کی موجودگی میں حضرت کعب (احبار) رضی اللہ عنہ نے حلف اٹھایا: ”اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے دریا کو چیر دیا۔ ہم نے تورات میں دیکھا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام جب نماز سے فارغ ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کرتے:

اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي جَعَلْتَهُ لِي عِصْمَةً وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ
الَّتِي جَعَلْتَ فِيهَا مَعَاشِي، اللَّهُمَّ، إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ
وَأَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا مَانِعَ لِمَا

(۱) ۱۔ طبرانی، المعجم الكبير، ۸: ۲۰۰، ۲۵۱، رقم: ۷۸۱۱، ۷۹۸۲

۲۔ دیلمی، الفردوس بمأثور الخطاب، ۱: ۴۷، رقم: ۱۹۳۵

۳۔ ہیثمی، مجمع الزوائد، ۱۰: ۱۱۲

أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ، قَالَ:
وَحَدَّثَنِي كَعْبٌ أَنَّ صُهَيْبًا حَدَّثَهُ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَانَ يَقُولُهُنَّ عِنْدَ
انْصِرَافِهِ مِنْ صَلَاتِهِ- (۱)

”اے اللہ! وہ دین جو میرے لئے ذریعہ نجات ہے اسے درست فرمادے اور میری دنیا جس میں میرا رزق ہے اس کی اصلاح فرما، اے اللہ! میں تیرے غضب سے تیری رضامندی کی پناہ طلب کرتا ہوں اور تیرے عذاب سے تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں۔ تو جو کچھ عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں ہے۔ اور مال دار کا مال تیرے نزدیک کسی کام نہ آئے گا۔ حضرت مروان ؓ نے کہا کہ مجھ سے حضرت کعب ؓ نے بیان کیا اور حضرت صہیب ؓ نے ان سے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے جب نماز ادا فرمالتے تو آپ ﷺ بھی یہ کلمات ارشاد فرماتے۔“

۷۔ حضرت ابو زبیر ؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما ہر نماز میں سلام پھیرنے کے بعد کہا کرتے تھے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. وَلَا
نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ. لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ. وَلَهُ الشُّنَاءُ الْحَسَنُ. لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ. وَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

(۱) ۱- نسائی، السنن، کتاب السہو، باب نوع آخر من الدعاء و عند

الانصراف من الصلاة، ۳: ۵۰، رقم: ۱۳۴۶

۲- طبرانی، المعجم الكبير، ۸: ۳۳، رقم: ۷۹۸

۳- مقدسی، الأحادیث المختارة، ۸: ۶۵، رقم: ۵۹

﴿يُهَيِّئْ لَهُمْ ذُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ﴾ (۱)

”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے بادشاہی ہے، اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے اللہ کے سوا کوئی غالب آنے والا اور قوت رکھنے والا نہیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے۔ اور ہم سوائے اس کے کسی کی عبادت نہیں کرتے اسی کی تمام نعمتیں ہیں اور اسی کے لئے فضل اور تمام اچھی تعریفیں ہیں اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اسی کا دین خالص ہے اگرچہ کافروں کو یہ ناگوار گزرے۔“

کن لوگوں کی دعا جلد قبول ہوتی ہے؟

احادیث مبارکہ میں ایسے لوگوں کی نشان دہی کی گئی ہے جن کی دعا جلد قبول ہوتی ہے وہ مستجاب الدعوات درج ذیل ہیں:

۱۔ مظلوم، مسافر اور والد کی دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٍ لَا شَكَّ فِيهِنَّ، دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ،

www.MinhajBooks.com

(۱) ۱۔ مسلم، الصحيح، کتاب المساجد و مواضع الصلاة، باب استحباب

الذکر بعد الصلاة و بیان صفتہ، ۱: ۴۱۵، رقم: ۵۹۴

۲۔ أبو داود، السنن، کتاب الوتر، باب ما يقول الرجل إذا سلم، ۲: ۵۵۸،

رقم: ۱۵۰۶

۳۔ بیہقی، السنن الكبرى، ۲: ۱۸۴، رقم: ۲۸۳۹

۴۔ طبرانی، کتاب الدعاء، ۱: ۲۱۶، رقم: ۶۸۱

وَدَعْوَةُ الْمَسَافِرِ، وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ۔^(۱)

”تین (قسم کے لوگوں کی) دعائیں بلا شک و شبہ مقبول ہیں۔ مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور والد کی اپنے بیٹے کے لئے کی گئی بددعا۔“

۲۔ غائب کی دعا

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو لِأَخِيهِ بظَهْرِ الْغَيْبِ إِلَّا قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلٍ۔^(۲)

”جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں دعا کرتا ہے تو مقرر کردہ فرشتہ کہتا ہے تجھے بھی ایسے ہی نصیب ہو۔“

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ أَسْرَعَ الدُّعَاءِ إِجَابَةٌ دَعْوَةُ غَائِبٍ لِغَائِبٍ۔^(۳)

”دعاؤں میں سب سے جلدی قبول ہونے والی دعا وہ ہے جو ایک غائب شخص

(۱) ۱۔ ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب البر والصلة، باب ما جاء فی دعوة

الوالدین، ۳: ۴۶۹، رقم: ۱۹۰۵

۲۔ أبو داود، السنن، کتاب الصلاة، باب الدعاء بظہر الغیب، ۱: ۵۶۸،

رقم: ۱۵۳۶

(۲) ۱۔ مسلم، الصحیح، کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، ۴: ۲۰۹۴،

رقم: ۲۷۳۲

۲۔ أحمد بن حنبل، المسند، ۶: ۴۵۲، رقم: ۳۷۵۹۸

(۳) ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب البر والصلة، باب ما جاء فی دعوة الأخ

لأخیه بظہر الغیب، ۴: ۳۵۲، رقم: ۱۹۸۰

(اخلاص کے ساتھ) دوسرے غائب شخص کے لئے کرے۔“

۳۔ روزہ دار اور عادل حکمران کی دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: الصَّائِمُ حَتَّى يُفْطَرَ، وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللَّهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَيَفْتَحُ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ وَعِزَّتِي لَا نُصْرَتِكَ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ۔^(۱)

”تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی روزہ دار جب کہ افطار کرے، عادل حکمران اور مظلوم کی دعا، اللہ تعالیٰ اس کو بادلوں سے بھی اوپر اٹھاتا ہے۔ اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مجھے اپنی عزت کی قسم میں ضرور تیری مدد کروں گا۔ اگرچہ ایک مدت کے بعد ہو۔“

علاوہ ازیں مجاہد، حاجی، بیمار اور غمو و درگزر کرنے والے کی بھی دعا قبول ہوتی ہے۔

روز مرہ کی چند مسنون دعائیں

روز مرہ کی دعائیں جو مختلف مواقع پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ارشاد فرمائیں اور جن کا صبح و شام مختلف اوقات میں مانگنا سنت ہے۔ ان میں سے چند منتخب دعائیں درج ذیل ہیں:

۱۔ اذان کے بعد کی دعا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۱) ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب الدعوات، باب فی العفو والعافیۃ، ۵:

فرمایا جو شخص اذان سے اسے چاہئے کہ یہ کہے:

اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ وَالصَّلَاةُ الْقَائِمَةُ، آتِ مُحَمَّدًا
الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ، حَلَّتْ لَهُ
شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔^(۱)

”اے اللہ! اس کامل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب! حضور نبی اکرم
ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما، اور انہیں مقام محمود پر فائز فرما، تو اس کے
لیے قیامت کے روز میری شفاعت حلال ہوگئی۔“

۲۔ مسجد میں داخل ہونے کی دعا

حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم
میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے:

اللَّهُمَّ! افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔^(۲)

”اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔“

(۱) ۱۔ بخاری، الجامع الصحيح، كتاب الأذان، باب الدعاء عند الله أذن، ۱:
۲۲۲، رقم: ۵۸۹

۲۔ ترمذی، الجامع الصحيح، كتاب الصلوة، باب ما يقول إذا أذن المؤذن،
۱: ۲۵۲، رقم: ۲۱۱

(۲) ۱۔ مسلم، الصحيح، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب ما يقول إذا
دخل المسجد، ۱: ۴۹۴، رقم: ۷۱۳

۲۔ ترمذی، الجامع الصحيح، أبواب الصلوة، باب ما يقول عند دخوله
المسجد، ۱: ۳۴۷، رقم: ۳۱۴

۳۔ مسجد سے نکلنے کی دعا

اللَّهُمَّ! إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ۔^(۱)

”اے اللہ! میں تیرے فضل سے سوال کرتا ہوں۔“

۴۔ گھر میں داخل ہونے کی دعا

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہونے لگے تو کہے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَ خَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللَّهِ وَ لِحَنَاءِ،

وَ بِسْمِ اللَّهِ خَرَجْنَا، وَ عَلَى اللَّهِ رَبَّنَا تَوَكَّلْنَا، ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلَى أَهْلِهِ۔^(۲)

”اے اللہ! میں تجھ سے (گھر میں) داخل ہونے کی بھلائی مانگتا ہوں اور (گھر سے باہر) نکلنے کی بھلائی۔ اللہ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام کے ساتھ ہم نکلے اور اپنے رب پر ہم نے بھروسہ کیا پھر اپنے گھر والوں کو سلام کرے۔“

۵۔ گھر سے باہر نکلنے کی دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھر سے

(۱) ۱۔ مسلم، الصحيح، کتاب صلاة المسافرين و قصرها، باب ما يقول إذا

دخل المسجد، ۱: ۴۹۴، رقم: ۷۱۳

۲۔ ترمذی، الجامع الصحيح، أبواب الصلوة، باب ما يقول عند دخوله

المسجد، ۱: ۳۳۷، رقم: ۳۱۴

(۲) أبوداود، السنن، کتاب الأدب، باب ما جاء فيمن دخل بيته ما يقول، ۴:

۳۶۰، رقم: ۵۰۹۶

باہر جاتے وقت یہ کلمات کہے جائیں:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔^(۱)

”اللہ کے نام سے (باہر جاتا ہوں) میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا نیکی کرنے اور برائی سے باز رہنے کی قوت اسی (کی عطا) سے ہے۔“

۶۔ بازار میں داخل ہونے کی دعا

حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر بواسطہ والد اپنے دادا حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص بازار میں داخل ہو تو یہ کلمات کہے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَ هُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔^(۲)

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہی ہے وہی لائق ستائش ہے۔ وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے وہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا اس کے قبضہ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔“

۷۔ سفر کی دعا

حضرت علی ازدیؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ نے انہیں بتلایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب کہیں سفر پر جاتے تو سورۃ الزخرف کی درج ذیل آیت نمبر ۱۳

(۱) ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب الدعوات، باب ما یقول إذا خرج من بیتی، ۴۲۶: ۵، رقم: ۳۴۲۶

(۲) ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب الدعوات، باب ما یقول إذا دخل السون، ۴۲۷: ۵، رقم: ۳۴۲۸

اور ۱۴ پڑھے:

سُبْحَانَ الْبَدِيِّ سَخَّرْنَا هَذَا وَ مَا كُنَّا لَهُ مُقَرَّبِينَ ۝ وَ إِنَّا إِلَى رَبِّنَا
لَمُنْقَلِبُونَ ۝^(۱)

”پاک ہے وہ ذات جس نے اس کو ہمارے تابع کر دیا حالانکہ ہم اسے قابو
میں نہیں لا سکتے تھے اور بیشک ہم اپنے رب کی طرف ضرور لوٹ کر جانے
والے ہیں۔“

۸۔ سفر سے واپسی کی دعا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب حج یا
عمرہ ادا کرنے کے بعد سفر سے واپس تشریف لاتے تو یوں فرمایا کرتے تھے:

آيُّوْنَ تَائِيُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔^(۲)
”ہم آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، سجدہ کرنے والے
اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں۔“

(۱) ۱۔ مسلم، الصحيح، کتاب الحج، باب ما يقول إذا ركب إلى سفر الحج
وغیره، ۲: ۹۷۸، رقم: ۱۳۴۲۔

۲۔ ترمذی، الجامع الصحيح، أبواب الدعوات، باب ما يقول إذا ركب
داية، ۵: ۴۴۳، رقم: ۳۴۴۶۔

(۲) ۱۔ بخاری، الصحيح، کتاب العمرة، باب ما يقول إذا رجع من الحج
أو الغزو، ۲: ۶۳۷، رقم: ۱۷۰۳۔

۲۔ مسلم، الصحيح، کتاب الحج، باب ما يقول إذا ركب إلى الحج
وغیره، ۲: ۹۷۸، رقم: ۱۳۴۲۔

۹۔ قبروں کی زیارت کی دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان تشریف لے گئے اور اہل قبور کو ان کلمات سے سلام فرمایا:

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى بِكُمْ
لَاحِقُونَ۔^(۱)

”اے مومن اہل قبور! تم پر سلامتی ہو اور بے شک ہم اگر اللہ نے چاہا تو تم سے ملنے والے ہیں۔“

۱۰۔ مریض کی عیادت کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مسلمان بندہ کسی ایسے بیمار کی عیادت کرے جس کی موت کا وقت نہ آچکا ہو تو وہ سات بار یوں کہے:

أَسْأَلُ اللَّهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيكَ إِلَّا عُوفِي۔^(۲)
”میں اللہ بزرگ و برتر اور عرش عظیم کے رب سے سوال کرتا ہوں کہ وہ تجھے شفاء عطا فرمائے۔“

۱۱۔ کھانا شروع کرنے کی دعا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۱) ابن ماجہ، السنن، کتاب الزہد، باب ذِکْرِ الْحَوْضِ، ۴: ۵۶۳، رقم: ۴۳۰۶

(۲) ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب طب، باب ما جاء فی التداوی بالعسل، ۳:

۵۹۳، رقم: ۲۰۸۳

إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ نَسِيَّ أَنْ يَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ فِي
أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ- (۱)

”جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو اللہ کا نام ضرور لے۔ اگر کھانے سے
پہلے اللہ کا نام لینا بھول جائے تو بسم اللہ اولہ و آخرہ کہنا چاہئے۔“

۱۲۔ کھانے کے بعد کی دعا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب
کھانے سے فارغ ہو جاتے تو کہتے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ- (۲)
”سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہمیں
مسلمان بنایا۔“

۱۳۔ کسی کے ہاں کھانا کھانے کی دعا

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد کے پاس حضور نبی
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور انہوں نے کھانا تناول فرمانے کے بعد یہ دعا مانگی۔

اللَّهُمَّ، بَارِكْ لَهُمْ فِيْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاعْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ- (۳)

(۱) أبو داود، السنن، کتاب الأطعمة، باب التسمیة علی الطعام، ۳، ۳۵۶، رقم:

۳۷۶۷

(۲) أبو داود، السنن، کتاب الأطعمة، باب ما یقول الرجل إذا طعم، ۳، ۳۸۱،

رقم: ۳۸۵۰

(۳) ۱- مسلم، الصحیح، کتاب الأشربة، باب استحباب وضع النوی خارج

النحر، واستحباب دعاء الضیف لأهل الطعام، ۳، ۱۶۱۵، رقم: ۲۰۴۲

”اے اللہ! جو کچھ ان کو دیا ہے اس میں برکت فرمایا: ان کی بخشش فرما، اور ان پر رحم فرما۔“

۱۴۔ چھینکتے وقت کی دعا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ۔ چھینک سننے والا یہ کہے: یَوْحَمُکَ اللّٰہُ (اللہ تم پر رحم فرمائے)۔ پھر اس کے جواب میں چھینکنے والا اس طرح کہے:

یَهْدِیْکُمْ اللّٰہُ وَیُصْلِحْ بِاَلْکُمْ۔^(۱)

”اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری اصلاح فرمائے۔“

۱۵۔ بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو کہتے:

اللّٰهُمَّ، اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ۔^(۲)

..... ۲۔ ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب الدعوات، باب فی دعاء الضیف، ۵:

۵۳۵، رقم: ۳۵۷۶

(۱) ۱۔ بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الأدب، باب اِذَا عَطَسَ کَیْفَ یُسْمِتُ،

۵: ۲۲۹۸، رقم: ۵۸۷۰

۲۔ ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب الأدب عن رسول اللہ، باب ما جاء

کیف یُسْمِتُ الْعَاطِسُ، ۴: ۳۵۶، رقم: ۲۷۴۰

(۲) ۱۔ بخاری، الصحیح، کتاب الوضوء، باب ما یقول عند الخلاء، ۱: ۶۶،

رقم: ۱۴۲

۲۔ مسلم، الصحیح، کتاب الحيض، باب ما یقول إذا أراد دخول الخلاء،

۱: ۲۸۳، رقم: ۳۷۵

”اے اللہ! میں ناپاکی اور ناپاکیوں سے تیری پناہ لیتا ہوں۔“

۱۶۔ بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو کہتے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذَىٰ وَعَافَانِي۔^(۱)

”خدا کا شکر ہے جس نے تکلیف مجھ سے دور کر دی اور عافیت بخشی۔“

۱۷۔ نیا چاند دیکھنے کی دعا

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا مانگتے:

اللَّهُمَّ، أَهْلُهُ عَلَيْنَا بِالْيَمَنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، رَبِّي
وَرَبُّكَ اللَّهُ۔^(۲)

”الہی! اس کا طلوع ہونا ہمارے لئے امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کا ذریعہ بنا اور تیرا رب اللہ ہے۔“

۱۸۔ آئینہ دیکھنے کی دعا

حضرت یحییٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آئینہ دیکھتے وقت فرمایا

(۱) ابن ماجہ، السنن، کتاب الطہارۃ، باب ما یقول إذا خرج من الخلاء، ۱:

۱۷۷، رقم: ۳۰۱

(۲) ترمذی، الجامع الصحیح، أبواب الدعوات، باب ما یقول عند رؤیة الہلال،

۵: ۴۴۷، رقم: ۳۴۵۱

کرتے تھے:

اللَّهُمَّ! حَسَّنْتَ خَلْقِي فَأَحْسِنْ خُلُقِي۔^(۱)

”اے اللہ! تو نے مجھے حسین بنایا پس میرے اخلاق کو بھی خوبصورت بنا۔“

۱۹۔ نیا لباس پہننے کی دعا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے خواہ وہ قمیض ہوتی یا عمامہ اور پھر کہتے:

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ كَسَوْتَنِيهِ، أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهِ وَخَيْرِ مَا صُنِعَ لَهُ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ۔^(۲)

”اے اللہ! تیرے ہی لئے سب تعریفیں ہیں تو نے مجھے یہ پہنایا میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس مقصد کے لئے بنایا گیا ہے اس کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس کی برائی سے نیز جس مقصد کے لئے بنایا گیا ہے اس کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

سوتے وقت کی مسنون دعائیں

سوتے وقت درج ذیل دعائیں مانگنا سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے:

۱۔ حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں جب حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر جاتے تو کہتے:

(۱) بیہقی، شعب الإیمان، ۶: ۳۶۴، رقم: ۸۵۴۲

(۲) أبو داود، السنن، کتاب اللباس، باب ما یقول إذا البس ثوبًا جدیدًا، ۴: ۳،

رقم: ۴۰۲۰

بِسْمِكَ أُمُوتُ وَ أَحْيَا۔ (۱)

”تیرے نام کے ساتھ سوتا اور جاگتا ہوں۔“

۲۔ امام ترمذی علیہ الرحمہ (۲۱۰-۲۷۹ھ) نے اسی روایت کو بعض الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ جب سونے کا ارادہ فرماتے تو اپنا دایاں ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ لیتے اور یہ دعاء پڑھتے:

اللَّهُمَّ، قَيْنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ أَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ۔ (۲)

”اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے بچا جس دن تو بندوں کو جمع کرے گا یا قبروں سے اٹھائے گا۔“

۳۔ حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تم سونے لگو تو نماز جیسا وضو کر لیا کرو، پھر داہنی کروٹ پر لیٹ جایا کرو۔ پھر کہو:

اللَّهُمَّ، أَسْلَمْتُ وَ جَهِي إِلَيْكَ، وَ فَوَضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَ الْجَاثُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَ رَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَى مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، اللَّهُمَّ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَ بِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ۔ (۳)

www.MinhajBooks.com

(۱) بخاری، الصحيح، کتاب الدعوات، باب ما يقول إذا نام، ۵: ۲۳۲۶، رقم:

۵۹۵۳

(۲) ترمذی، الجامع الصحيح، أبواب الدعوات، باب ماجاء فى الدعاء إذا أوى

إلى فراشه، ۵: ۴۰۴، رقم: ۳۳۹۸

(۳) ۱- بخاری، الصحيح، کتاب الوضوء، باب فضل من بات على الوضوء، ۱:

۲۴۴، رقم: ۹۷

”اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ تیری طرف کر دیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور تجھ سے رغبت اور خوف رکھتے ہوئے اپنی پیٹھ جھکا دی۔ تیرے سوا کوئی جائے پناہ اور نجات کی جگہ نہیں۔ اے اللہ! میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے اپنے نبی ﷺ پر نازل فرمائی جسے تو نے بھیجا۔“

۴۔ سوتے وقت یہ تصور کرے کہ سونا ایک طرح کی وفات ہے اور جاگنا ایک طرح کا جی اٹھنا ہے۔ سوتے وقت وہ اپنے دل کو ٹٹولے کہ کس بات پر وہ نیند کر رہا ہے اور اس وقت دل پر کیا چیز غالب ہے، اللہ تعالیٰ کی محبت یا اس سے ملنے کی محبت زیادہ ہے یا دنیا کی محبت زیادہ ہے۔ اس کے بعد یقین کر لے کہ میری موت بھی اسی حال پر ہوگی جو دل پر غالب ہے اور اسی پر میرا حشر ہوگا۔

جاگنے کے وقت کی مسنون دعائیں

جاگتے وقت درج ذیل دعائیں مانگنا سنت نبوی ﷺ ہے:

۱۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب آپ ﷺ بیدار ہوتے تو فرماتے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ۔^(۱)

”تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف (مرنے کے بعد) اٹھ کر جانا ہے۔“

۲۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب کبھی رات کو سونے کے دوران حضور نبی اکرم ﷺ کی آنکھ کھل جاتی تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

۲۔ مسلم، الصحيح، کتاب الذکر والدعاء و التوبة والاستغفار، باب ما

يقول عند النوم وأخذ المضجع، ۴: ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، رقم: ۲۷۱۰

(۱) بخاری، الصحيح، کتاب الدعوات، باب ما يقول إذا نام، ۵: ۲۳۲۶، رقم:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ، رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا
الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ۔^(۱)

”اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو کتنا سب پر غالب ہے، آسمانوں اور زمین کا اور جو کائنات ان دونوں کے درمیان ہے (سب) کا رب ہے بڑی عزت والا، بڑا بخشنے والا ہے۔“

حضور نبی اکرم ﷺ نیند سے بیدار ہوتے تو سورۃ آل عمران کے آخری رکوع کی آیات تلاوت فرماتے اور دعائے نور بھی آپ ﷺ کے رات کے مرغوب اوراد میں شامل تھی۔

دعائے نور

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث مبارکہ میں دعائے نور درج ذیل الفاظ کے ساتھ منقول ہے:

اللَّهُمَّ، اجْعَلْ لِي نُورًا فِي قَلْبِي، وَنُورًا فِي قَبْرِي، وَنُورًا مِنْ بَيْنِ
يَدَيْ، وَنُورًا مِنْ خَلْفِي، وَنُورًا عَنْ يَمِينِي، وَنُورًا عَنْ شِمَالِي، وَنُورًا
مِنْ فَوْقِي، وَنُورًا مِنْ تَحْتِي، وَنُورًا فِي سَمْعِي، وَنُورًا فِي بَصْرِي،
وَنُورًا فِي شَعْرِي، وَنُورًا فِي بَشْرِي، وَنُورًا فِي لَحْمِي، وَنُورًا فِي
دَمِي، وَنُورًا فِي عِظَامِي. اللَّهُمَّ، أَعْظِمْ لِي نُورًا، وَأَعْظِمِي نُورًا،
وَاجْعَلْ لِي نُورًا۔^(۲)

(۱) ابن حبان، الصحيح، ۱۲: ۳۴۰، رقم: ۵۵۳۰

(۲) ۱- ترمذی، الجامع الصحيح، أبواب الدعوات، باب ما جاء ما يقول إذا قام

من الليل إلى الصلاة، ۵: ۴۱۹، ۴۲۰، رقم: ۳۴۱۹

۲- بخاری، الصحيح، كتاب الدعوات، ۵: ۲۳۲۷، رقم: ۵۹۵۷

”اے اللہ! میرے دل میں نور بھر دے، میری قبر میں نور بھر دے، میرے آگے نور کر دے، میرے پیچھے نور کر دے، میرے دائیں نور کر دے، میرے بائیں نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے نیچے نور کر دے، میری سماعت میں نور کر دے، میری بصارت میں نور کر دے، میرے بالوں میں نور کر دے، میری جلد میں نور بھر دے، میرے گوشت میں نور بھر دے، میرے خون میں نور بھر دے اور میری ہڈیوں میں نور بھر دے۔ اے اللہ! میرے لئے نور کو بڑھا دے، مجھے نور عطا فرما اور مجھے نور ہی نور بنا دے۔“

حاصلِ کلام

اس ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ دعا عاجزی و اعساری کی حالت میں کیفیتِ قلب کے اظہار کا نہایت آسان اور ایسا محبوب ترین عمل ہے جو انبیاء کرام علیہم السلام کے بھی شامل حال رہا۔ اور ہمارے آقا و مولا ﷺ کا پسندیدہ معمول بھی یہی تھا دعا کی فضیلت و اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ رب العزت نے قرآن حکیم میں انبیاء علیہم السلام کی زبانِ اقدس سے دعائیہ کلمات ”رَبَّنَا“ ایک سو پانچ (۱۰۵) مرتبہ اور ”رَبِّ“ انہتر (۶۹) مرتبہ ادا کروائے۔ علاوہ ازیں لفظ اللّٰهُمَّ کا پانچ (۵) مرتبہ ذکر آیا ہے۔ کتب حدیث میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منسوب بے شمار مسنون دعاؤں کا ذکر ملتا ہے۔

www.MinhajBooks.com



www.MinhajBooks.com



www.MinhajBooks.com

- ۱- القرآن الحكيم
- ۲- احمد بن حنبل، ابو عبد الله بن محمد (۱۶۴-۲۴۱ھ/۷۸۰-۸۵۵ء)۔
المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔
- ۳- بخاری، ابو عبد الله محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ/۸۱۰-۸۷۰ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان، دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔
- ۴- بخاری، ابو عبد الله محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴-۲۵۶ھ/۸۱۰-۸۷۰ء)۔ الأدب المفرد۔ بیروت، لبنان: دار البیضاء الاسلامیہ، ۱۱۸-۱۸۱ھ۔
- ۵- بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد الله بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ السنن الکبریٰ۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۳ھ/۱۹۹۴ء۔
- ۶- بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد الله بن موسیٰ (۳۸۴-۴۵۸ھ/۹۹۴-۱۰۶۶ء)۔ شُعَبُ الايمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔
- ۷- ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمیٰ (۲۱۰-۲۷۹ھ/۸۲۵-۸۹۲ء)۔ الشمائل المحمدیہ۔ المؤسسہ العالمیہ، ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء۔

- ۸- حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱-۴۰۵ھ/۹۳۳-۱۰۱۴ء)۔
المستدرک علی الصحیحین۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ،
۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔
- ۹- ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰-۳۵۴ھ/۸۸۴-
۹۶۵ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: مؤسسة الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔
- ۱۰- ابوداؤد، سلیمان بن اشعث سہتمانی (۲۰۲-۲۷۵ھ/۸۱۷-۸۸۹ء)۔
السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔
- ۱۱- ابن ابی شیبہ، ابوبکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹-۲۳۵ھ/
۷۷۶-۸۴۹ء)۔ المصنف۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشید،
۱۴۰۹ھ۔
- ۱۲- طبرانی، سلیمان بن احمد (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۱ء)۔ المعجم
الأوسط۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔
- ۱۳- طبرانی، سلیمان بن احمد (۲۶۰-۳۶۰ھ/۸۷۳-۹۷۱ء)۔ المعجم
الکبیر۔ موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثہ بالموصل، ۱۴۰۴ھ/۱۹۸۳ء۔
- ۱۴- عبدالقادر جیلانی، ابو صالح شیخ عبدالقادر بن موسیٰ بن عبد اللہ الجیلانی
البغدادی (۴۷۰-۵۶۱ھ)۔ فتوح الغیب۔ بیروت، لبنان: المکتبۃ
الثقافیہ، ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۷ء۔
- ۱۵- عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳-۸۵۲ھ/
۱۳۷۲-۱۴۴۹ء)۔ فتح الباری بشرح صحیح البخاری۔ لاہور،
پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔

- ۱۶- غزالی، حجة الاسلام امام ابو حامد محمد (۴۵۰-۵۰۵/۱۰۵۸-۱۱۱۱ء)۔ إحياء علوم الدين۔ بيروت، لبنان: دارالمعرفة۔
- ۱۷- قشيري، العلامة ابى القاسم عبدالكريم بن هوازن النيشاپوري (۳۷۶ھ/۹۸۶ء)۔ الرسالة القشيرية۔ بيروت، لبنان: دارالمجلد۔
- ۱۸- ابن ماجه، ابو عبد الله محمد بن يزيد قزويني (۲۰۹-۲۷۵ھ/۸۲۴-۸۸۷ء)۔ السنن۔ بيروت، لبنان: دارالكتب العلمية، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء۔
- ۱۹- ابن مبارك، ابو عبد الرحمن عبد الله بن واضح مروزي (۷۳۶-۷۹۷ء)۔ كتاب الزهد ويليّة كتاب الرقائق۔ بيروت، لبنان: دارالكتب العلمية۔
- ۲۰- مسلم، ابن الحجاج قشيري (۲۰۶-۲۶۱ھ/۸۲۱-۸۷۵ء)۔ الصحيح۔ بيروت، لبنان: دار احياء التراث العربي۔
- ۲۱- مقدسي، شيخ ضياء الدين ابو عبد الله محمد بن عبد الواحد بن عبد الرحمان الحسني (۵۶۷-۶۴۳ھ)۔ الأحاديث المختارة۔ المكتبة المكرّمة، سعودي عرب: مكتبة النهضة، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔
- ۲۲- نسائي، احمد بن شعيب (۲۱۵-۳۰۳ھ/۸۳۰-۹۱۵ء)۔ السنن۔ بيروت، لبنان: دارالكتب العلمية، ۱۴۱۶ھ/۱۹۹۵ء۔
- ۲۳- يثبي، نور الدين ابو الحسن علي بن ابى بكر بن سليمان (۷۳۵-۸۰۷ھ/۱۳۳۵-۱۴۰۵ء)۔ مجمع الزوائد و منبع الفوائد۔ قاهره، مصر: دارالريان للتراث، بيروت، لبنان: دارالكتاب العربي، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔
- ۲۴- ابو يعلى، احمد بن علي بن شتى بن يحيى بن عيسى بن هلال موصلى تميمي (۲۱۰-۲۱۰)۔

۳۰۷ھ / ۸۲۵-۹۱۹ء)۔ المسند۔ دمشق، شام: دار المأمون للتراث،
 ۱۴۰۳ھ / ۱۹۸۳ء۔



www.MinhajBooks.com